تابِش کمال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
جل جلالہ
دارالکمال
سلسلہ اویسیہ کمالیہ
کمال آباد، پنڈی روڈ، پنوال، چکوال

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
خیر الوریٰ
تابشِ کمال

کمال پبلی کیشنز

کی

کمال کتابیں

کتاب : خَیرالوریٰ

شاعر : تابش کمال

بارِ اول : اکتوبر، 2022ء

تعداد : ایک ہزار

ہدیہ : 400 روپے

ناشر : صاحبزادہ نہال بخت کمال

رابطہ : دارالکمال، کمال آباد، پنڈی روڈ، پنوال، چکوال

موبائل : 0300-5144878

ویب سائٹ : www.darulkamal.com

اِنتساب

گُزرے نہیں گُزر کے بھی دِن ماہ و سال کے
ہیں آج بھی اَسیر اُنہی خدوخال کے

ہے ساکنانِ رُوح کے نام اِنتسابِ دِل
موتی پروئے پیار سے فِکر و خیال کے

تابِندہ و اُجالا و خُوش بخت کے لئے
کب سے رَکھے ہوئے تھے یہ تحفے سَنبھال کے

خیرُالوریٰ کے نُور میں ہے دِل کی آرزُو
صحنِ چمن میں پھُول ہیں میرے نہال کے

سب پر نگاہِ خیر ہو ، دستِ کریم ہو
تَابِش کمال سائے رہیں ذُوالجلال کے

نہیں ہے کاسۂ دَرویش میں کُچھ اِس کے سوا
بس ایک نَعت کی تَازہ کِتاب اور گُلاب

گجرے

برنگِ دِگر

تابِش کمالؔ کی خُوش گُفتاری

دُنیا کا کوئی کمپیوٹر، کوئی حساب دان اندازہ نہیں لگا سکتا کہ آج تک شانِ رسالت میں کتنی نعتیں کہی گئی ہیں ۔ ہر زمانے میں، ہر زبان میں، ہر ملک میں آپؐ کے قصائد لکھے، پڑھے، سُنے اور سُنائے جا رہے ہیں اور یہ سلسلہ صُورِ اسرافیل پھُونکے جانے تک جاری رہے گا۔

اس قطار میں ہمارے شاعر تابش کمالؔ بھی، دست بستہ، سر جھکائے کھڑے ہیں ۔ سرکارؐ، جو سارے جہانوں کے لیے رحمت ہیں، انشاء اللہ، ان کی حاضری قبول فرمائیں گے۔ آقاؐ کی محبت تابش کمالؔ کو ورثے میں ملی ہے ۔ ان کے والدِ گرامی مرحوم، پروفیسر باغ حسین کمالؒ بھی اسی چمن زارِ عشق کا ایک پھُول تھے ۔ تابش کمالؔ جیسے افراد خوش بخت ہیں جنہیں ورثے میں جاگیریں، کارخانے اور دنیاوی مناصب نہیں، بلکہ رسولؐ اور آلِ رسولؐ کی محبت ملتی ہے ۔

نعت کا یہ مجموعہ ''خیرالوریٰ'' پڑھتے وقت جس چیز نے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ ہیئت کا تنوّع ہے ۔ روایتی غزل کی صُورت میں خُوبصورت نعتوں کے علاوہ تابش کمالؔ نے شعر کی دیگر اصناف میں بھی گُلہائے عقیدت نچھاور کیے ہیں ۔ مسدس کی شکل میں بھی نعت کہی ہے ۔ اس جادۂ محبت میں صنعتِ توشیح بھی آزمائی ہے ۔ سی حرفی تو نہیں مگر اس سے ملتی جُلتی صُورت بھی نظر

آرہی ہے۔اور تو اور، گیت کی شکل میں بھی نعتیں کہی ہیں۔ایک گیت کا ایک بند دیکھیے۔کیا الفاظ کا حُسن ہے اور کیا معنی کی مٹھاس ہے!

تارے چھُپ چھُپ دیکھ رہے ہیں اب دھرتی کی اور
اک دُوجے کی چُونچیں چُومیں سارے مور چکور
عرشوں فرشوں پھیل گیا ہے خیر کا سچا دور
نُور کا اَنت سروپ
رنگ نہائے دھوپ

تابش کمالؔ نے آزاد نظم میں بھی نعت کہی ہے۔قدیم ریختائی اُردو میں بھی ان کے ہاں نعتیں نظر آرہی ہیں۔سب سے بڑھ کر یہ کہ نعتیہ ماہیے بھی اس مُبارک مجموعے "خیرالوریٰ" میں شامل ہیں۔کم از کم میں نے نعتیہ ماہیے پہلی بار دیکھے ہیں۔اس اُچھوتے اور متبرّک تجربے کے دو نمونے ملاحظہ کیجیے!

طائف کی ہوا آئی
سرکارؐ کی رحمت سے
آوازِ دُعا آئی

قرآن ملا اُنؐ سے
انسان کو جینے کا
سامان ملا اُنؐ سے

تابش کمالؔ نے بچوں کے لیے الگ نعت کہی ہے۔گویا نعت ہی اُن کا اوڑھنا بچھونا ہے۔صنف کوئی بھی ہو، رنگ جو بھی ہو، بڑوں کے لیے ہو یا چھوٹوں کے لیے، تابش کمالؔ نعت کے ساتھ ہی جلوہ نُمائی کریں گے۔کیا بخت ہے اور کیا نصیب ہے! سبحان اللہ! سبحان اللہ!

ہمارے شعری ادب میں قطعۂ تاریخ کہنے کی بھی بہت مضبوط اور دلکش روایت ہے۔شعرا اپنے پیاروں کی وفات اور اپنے بچوں کی پیدائش پر قطعۂ ہائے تاریخ کہتے آئے ہیں۔مگر آفرین ہے تابش کمالؔ پر کہ اس نوعِ شعر میں بھی انہوں نے دربارِ رسالتؐ کی دہلیز کو نہیں چھوڑا! اس حوالے سے بھی ان کے ٹھکانے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ہی ہیں۔صرف چند مثالیں دیکھیے، انہوں نے کن واقعات کی تاریخیں نکالی ہیں۔پہلی وحی۔شق القمر۔ہجرت مدینہ۔غزوۂ بدر۔فتح مکہ!

سچ پوچھیے! تو تابش کمالؔ پر رشک آتا ہے۔غزل ہے یا گیت، محبوب اُن کا ایک ہی ہے۔ کُوئے یاران کے لیے صرف اور صرف کوئے مدینہ ہے۔اقبالؒ نے کہا تھا

بکوئے دلبراں کاری ندارم
دلِ زاری، غمِ یاری ندارم

تابش کمالؔ کا بھی وہی حال ہے۔دُنیا کے دلبروں کی گلی میں ان کا کیا کام! ان کے دلبر تو ذاتِ گرامیؐ ہیں۔غمِ یارؐ انہیں ستاتا ہے تو وہ نعت کہنے لگ جاتے ہیں۔تابش کمالؔ حضرت حسان بن ثابتؓ کے سچے پیروکار ہیں۔دُعا ہے کہ کُوئے رسالتؐ کی یہ جاروب کشی اللہ اور اس کے رسولؐ کے ہاں شرفِ قبولیت حاصل کرے اور اس مجموعے "خیرالوریٰ" کو پڑھنے والے بھی اجر میں شریک ہوں۔

محمد اظہار الحق
اسلام آباد۔۱۳ ستمبر ۲۰۲۲ء

کمال کی نعت

جناب تابش کمال کے تازہ مجموعۂ نعت "خیرالوریٰ" کو 'گلدستۂ نعت' کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ اِس میں نہ صرف غزل کی ہیئت میں نعتیں ہیں بلکہ دیگر ہیئتوں میں بھی نعتیہ کلام موجود ہے۔اس مجموعہ کو 'گلزارِ نعت' بھی کہا جاسکتا ہے کیونکہ اِس میں نعت کے گل ہائے رنگا رنگ جہانِ نعت کی فضا کو معطر کرتے دکھائی دے رہے ہیں۔

کتاب کی ابتدا حضورِ انورؐ کی بارگاہ میں سلام کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے کی گئی ہے۔ زمانۂ رسولِ اکرمؐ سے ایک صدی بعد تک بارگاہِ رسالت مآبؐ میں سلام کو اوّلیت دی جاتی تھی، مگر اب یہ صنفِ سخن کچھ پس منظر میں چلی گئی ہے جسے شاعرِ موصوف اہمیت دے کر صفِ اول میں لے آئے ہیں۔اُن کے سلام میں والہانہ عقیدت بھی ہے اور مہذب ومؤدب زبان و بیان بھی۔
اشعار ملاحظہ ہوں:

حضورؐ ، ذاتِ گرامی پہ اَن گنت ہو درود
حضورؐ آپ کی خدمت میں بے شمار سلام

سلام تابشِ خوش رو نے بھیجا ہے آقاؐ
یہی جہان میں ہے اپنا افتخار ، سلام

سلام کے بعد انہوں نے اپنے دل کا مدّعا بصورتِ "دعا" بھی منظوم کیا ہے جس میں اُسوۂ رسولِ اکرمؐ کو شعار بنانے، اُنؐ کا مثالی اخلاق اپنانے، جادۂ عصمت پر گامزن ہونے، ہوائے شہرِ تمنا کی آغوش میں جانے، سیرتِ رسولِ اکرمؐ کو اپنانے، اُن کی روش پر چلنے، آنسوؤں کو دلیلِ سحر اور خونِ دل کی نمو کو نویدِ بہار بنانے، غریب الدیار کو مدینہ عطا کرنے اور دیارِ حضورِ انورؐ میں رات دن گزارنے کی دعا کی گئی ہے۔ یہ وہ دعائیں ہیں جو ہر مومن مسلمان کے دل کی آواز، تڑپ اور لگن ہیں۔ جیسے:

لے لے ہَوائے شہرِ تمنا لپیٹ میں
دل آپؐ کے فراق میں جو بے قرار ہو

تابشؔ کمال نے نعت گوئی میں ایک نئی طرز کی طرح بھی ڈالی ہے جس کا عنوان اُنھوں نے ''نعت نصاب'' رکھا ہے۔ ان کے نزدیک ثنائے باری تعالیٰ کے لیے صنفِ سخن ''حمد'' مخصوص ہے سو نعت کہتے ہوئے شاعر کے مدِ نظر محض اپنے آقائے نامدارؐ کی ذاتِ بابرکات ہونی چاہیے۔ تمام تخیلات شرعی حدود و قیود کے پابند رہیں۔ معجزاتِ رسول اکرمؐ کا بیان بھی نصابِ نعت میں شامل ہے۔ حضورؐ کی حیاتِ طیبہ کے مختلف گوشوں اور عباداتِ نبویؐ کو بیان کرنا بھی جزوِ نعت ہے۔ انہوں نے نہایت ہنرمندی سے اہلِ بیتِ اطہارؓ اور صحابہ کرامؓ سے منسوب اعمال و افعال اور حکایات و روایات کو بھی نعت کا حصہ بنا دیا ہے۔ ''نعت نصاب'' میں یہ اعلان بھی ہے کہ شاعر کا نظریہ نعت قرآن و سنت سے ماخوذ ہے۔

لبوں پہ کھلتی رہیں ارمغان کی کلیاں
دلوں میں رکھیں یہ سوغات نعت کہتے ہوئے
خدا کے ساتھ ہے ذکرِ رسولؐ بھی تابشؔ
ہیں میرے سامنے آیات ، نعت کہتے ہوئے

حضرت محمدؐ جہاں بھر کے لیے رسولِ رحمت بن کر آئے ہیں چنانچہ ہر اہلِ ایمان آپ سے محبت کرتا، نعتِ رسولِ مقبول سے شغف رکھتا اور اپنے اپنے انداز میں حضورؐ سے اپنی عقیدت کا اظہار کرتا ہے۔ تابش کمال نے بچوں کی ذہنی سطح کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بھی نعت کہی ہے جو ایک مشکل امر ہے۔ یہ بھی ان کے اسلوبِ بیان کی انفرادیت ہے۔ حضورؐ کی آمدِ مدینہ پر بچیوں کے استقبالیہ گیت سے لے کر دورِ حاضر تک بچوں کی نعتیہ نظموں سے جہاں درسگاہوں کی فضائیں گونجتی ہیں وہاں گھروں کے در و دیوار بھی جھوم اُٹھتے ہیں۔ دو شعر پیشِ خدمت ہیں:

نوری دھارے آپؐ کے ہیں　　چاند ستارے آپؐ کے ہیں
میں قربان صحابہؓ کے　　جگمگ تارے آپؐ کے ہیں

وحی اُترتی تھی جب اُن پر نور نہاتے پاک محمدؐ
سب کے ساتھ نبھاتے جاتے رشتے ناتے پاک محمدؐ

جناب تابش کمال اُردو شاعری میں نت نئے تجربات کرتے دکھائی دیتے ہیں۔اسی رجحان کے تحت اُنھوں نے ایک نعت ایسی بھی کہی ہے جس کے ہر شعر کے دونوں مصرع حروفِ تہجی کی ترتیب سے ایک ہی مخصوص حرف سے شروع ہوتے ہیں۔ترتیبِ تہجی کے لحاظ سے لکھی گئی ایسی نعت آج سے پہلے نظر سے نہیں گزری۔

ح حاتم سے لاکھ دستِ کشادہ جہان میں
حیرت سے دیکھتے ہیں سخاوت حضورؐ کی

خ ختمِ رسلؐ کی شان میں ہم کیا رقم کریں
خالق نے خود بتائی ہے رفعت حضورؐ کی

اُن کی ایک پسندیدہ صنعت، صنعتِ توشیح ہے جس پر انہیں کامل دسترس حاصل ہے اور انہوں نے اس صنعت میں کئی یادگار فن پارے تخلیق کیے ہیں۔کتاب میں شامل نبی کریمؐ کے نامِ نامی محمدؐ بن عبداللہؓ کے حروف پر مشتمل ایک نعت صنعتِ توشیح کی عمدہ اور نادر مثال ہے۔اِن دونوں کلاموں میں اگرچہ آورد سے کام لیا گیا ہے لیکن آمد کا احساس بہر طور غالب نظر آتا ہے۔تمام اشعار میں وارفتگی، محبت اور عقیدت کی سرشاری متاثر کرتی ہے:

م ملا ہے درسِ حقیقت دیارِ طیبہ سے
ح حریمِ ذات کو زینت دیارِ طیبہ سے

م متاعِ عمرِ رواں ہے ثنائے شاہِ جہاںؐ
د دلوں نے پائی ہے دولت دیارِ طیبہ سے

نعتیہ گیت، نعتیہ مسدس، نعت کے ریختائی رنگ، نعتیہ منظومات اور قطعاتِ تاریخ کو بھی

اِس مجموعے کی زینت بنایا گیا ہے۔ بہت کم شعرائے اُردو مختلف ہیئتِ سخن میں نعت کہہ رہے ہیں۔ تابشؔ کمال کے نعتیہ ماہیے بھی مطالعے کے قابل ہیں اور اُن میں بھی ''نعت نصاب'' کو مدِنظر رکھا گیا ہے۔ ماہیا پنجاب دھرتی کی سوغات ہے اور اُسی مٹی کی خوشبو سے مہکتا ہے، لیکن شاعر کا کمال یہ ہے کہ جب وہ نعتیہ ماہیا کہتا ہے تو اُس کے خمیر میں مدینے کی مہک اور حضورِ اکرمؐ کے بدن کی خوشبو محسوس ہوتی ہے۔

کیا اسمِ محمد ہے
خوشبو ہے مدینے میں، یہ جسمِ محمد ہے

دیوار میں در آیا
جب نام لیا اُن کا، کعبہ مرے گھر آیا

قربان مدینے پر
حاضر ہیں حضوری میں، دل جان مدینے پر

تابشؔ کمال کا نعتیہ کلام پڑھنے کے بعد یہ بات پورے وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ وہ صرف گفتار کی حد تک نہیں بلکہ کردار و عمل اور قول و فعل کے اعتبار سے بھی راسخ العقیدہ مسلمان ہیں۔ اُن کے دل و دماغ میں تصورِ رسالت کا نقش بہت پختہ ہے۔ وہ فنِ نعت گوئی کو نبیٔ کریمؐ کی خصوصی عطا گردانتے ہیں۔

قرآں کے وسیلے سے میں کرتا ہوں زیارت
گویا مرے آقاؐ کا ہے چہرہ مرے آگے

مسندِ نعت پہ عزت سے نوازا تابشؔ
یعنی بے آب کو حضرتؐ نے نظر میں رکھا

بغیرِ عشق یہ جینا بھی کوئی جینا ہے
بغیرِ عشق ہے کیسا سوالِ نعتِ نبیؐ

اُن کے نعتیہ اشعار سے عقیدتِ رسولؐ کا بہت دل کش چہرہ سامنے آتا ہے۔ یہ اشعار اظہارِ محبت کے شفّاف آئینے ہیں، اِن کی روشنی میں شاعر خود کو ایک دنیائے تجلیات میں محسوس کرتا ہے جو اُس کے لیے سرشاری، تمکنت اور اطمینانِ قلب کا باعث ہے، لیکن یہ انفرادی احساس اور جذبہ اُن کی شاعری میں منظوم ہو کر اجتماعی پکار بن جاتا ہے جسے شاعر کے اُسلوبِ بیان سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

تابشؔ کمال کا والہانہ پن اپنی مثال آپ ہے۔ اُن کی نعت کا ہر شعر ایک خاص جذبے اور مفہوم کے اعتبار سے دل کی دھڑکن بن جانے کی خوبی سے آراستہ ہے۔ اُن کے اشعار میں شعریت اور سادگی کا حسن سمٹ آیا ہے۔ اُن کا یہی شاعرانہ اور استادانہ کمال قارئینِ شعر وسخن کی توجہ اپنی جانب کھینچتا ہے۔

تابشؔ کمال کے فن وشخصیت کو یہ کمال جس منبعِ فیض سے حاصل ہوا اُسے دنیا حضرت باغ حسین کمالؒ کے نام سے جانتی ہے جو خود اردو، پنجابی، اور فارسی زبان کے معروف صوفی شاعر تھے۔ ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے تابش کمال نے ادب وتصوف میں اپنی ایک جداگانہ شناخت اور انفرادی پہچان قائم کی۔ میرے خیال میں تابش کا کمال یہ بھی ہے کہ وہ اپنے والدِ گرامی کے نام کو مزید روشن کرتے ہوئے ایک سعادت مند فرزند کی حیثیت سے اُن کی ادبی اور روحانی روایت کو کامل سنجیدگی سے آگے بڑھانے میں منہمک ہیں۔ حضرت باغ حسین کمالؒ کی تربیت نے تابش کمال کے تخلیقی جوہر کی یوں آبیاری کی کہ ہر گزرتے دن کے ساتھ ادبی افق پر تابش کمال کی تابندگی میں اضافہ ہوتا جارہا ہے اور اُن کے حرف ولفظ کی خوشبو شہرِ علم وفن کو معطر کر رہی ہے۔ اگر ہم باپ بیٹے کو ایک دوسرے کے آئینے میں دیکھیں تو محسوس ہوتا ہے کہ باپ گلزار ہے تو بیٹا مہکتا ہوا پھول، باپ خورشیدِ سخن ہے تو بیٹا اُس کی تابش، باپ ایک چراغ ہے تو بیٹا اُس کی لَو، اگر باپ ایک مہتاب ہے تو بیٹا اُس کا نور، آج تابش کمال اپنے والدِ مرحوم ومغفور کی دعاؤں سے

شعر و سخن کی اُس مسند پر براجمان ہو چکے ہیں جسے حضرتِ کمالؒ کا خواب اور آرزو کہا جا سکتا ہے۔

ان کا نعتیہ مجموعہ "خیرالوریٰ" پڑھ کر مجھ پر ایک سحر سا طاری ہو گیا ہے۔ یقیناً اُن کی شاعری اپنی تاثیر، مضمون آفرینی، خیال آفرینی اور جدید معانی و مفاہیم کے سبب قارئین کے لیے بھی مسحور کن ثابت ہو گی۔ نعتیہ مسدس کا ایک بند ملاحظہ ہو:

آپؐ آئے تو زمانے کا مقدر چمکا
اسمِ رحمان کی برکات سے ہر گھر چمکا
پیڑ بھی چلنے لگے ، ہاتھ میں کنکر چمکا
تیرہ و تار جہاں صورتِ گوہر چمکا

ہر طرف مہر و محبت کی ہوا چلنے لگی
باغِ احساس کھِلا ، تازہ صبا چلنے لگی

جناب تابش کمال کے اِس نعتیہ مجموعے کی تفسیر و تشریح اور تعریف و توصیف میں ایک دفتر لکھا جا سکتا ہے۔ میں یہ کام کسی دوسرے نقاد کے لیے اُٹھا رکھتا ہوں جو وقت گزرنے کے ساتھ انجام دے گا۔ تابش کمال نے سیرتِ رسولِ اکرمؐ کو اپنی نعتیہ شاعری کا مرکز و محور بنایا ہے جو اصلِ نعت ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ کی نعتیہ شاعری پڑھ کر رُوح کو آسُودگی اور ایمان کو فراوانی عطا ہوتی ہے۔ یہ داد و تحسین اُن کا حق ہے کیونکہ ان کے کلامِ دلپذیر میں مذکورہ شعری محاسن پوری آب و تاب اور کامل فنی دسترس کے ساتھ جگمگاتے نظر آتے ہیں۔ میں ایسے منفرد و ممتاز اور سراپا عشقِ رسولؐ نعت گو شاعر کی شعری عظمت کو سلام اور اس تحفۂ جانفزا "خیرالوریٰ" کی اشاعت پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اُن کے مقاماتِ علم و ہنر میں ترقی کے لیے دعا گو ہوں۔

شاعر علی شاعرؔ

کراچی

تُو کہ خالق ہے مُحمّد کا خُدا ہے یا رب
تیری تعریف مجھ احقر سے وراء ہے یا رب

اِتنا واسع ہے کہ اشکوں میں سمٹ جاتا ہے
حمد کرنے کو سمندر بھی رِسا ہے یا رب

چمک اُٹھا ہے ورق ، نُور اُبھر آیا ہے
جب کبھی سلسلۂ حمد ہوا ہے یا رب

پھُول کھلتے ہوئے دیکھے ہیں سرِ جادۂ دِل
دِیدۂ نم سے تجھے یاد کیا ہے یا رب

مجھ سے کب ہو گا رقم وصفِ خُدائی تیرا
یہ ترا لُطف ہے یہ تیری عطا ہے یَا رب

تیری تفہیم نہیں ہوتی بیاں لفظوں میں
تیرا احساسِ نمُو روز نیا ہے یَا رب

وہ سرافراز ہے دُنیا میں بھی عُقبیٰ میں بھی
تیرے دربار میں جو سَر بھی جھکا ہے یَارب

لفظِ کُن سے ہوا یہ عالمِ حیرت پیدا
تیری تخلیق عجب چشم کُشا ہے یَا رب

کیا سے کیا گوہرِ شہوار اُبھر آئے ہیں
جب بھی پلکوں پہ ترا نام لکھا ہے یَارب

یہ جو کچھ لفظ میں لکھتا ہوں، کرم ہے تابِشؔ
میرے آگے جو درِ فہم کھُلا ہے یَا رب

مِرے نبیؐ ، مِرے آقائے نامدار سلام
حضورؐ آپ کی خدمت میں بار بار سلام

سلام اُنؐ پہ جو تشریف لانے والے ہیں
دِل و دماغ میں ، آنکھوں میں اِنتظار سلام

سلام دین کے تاج اور بادشاہ و غنی
سلام ہادیِ برحق کے تاجدار سلام

خُدا نے ایسا بنایا نہیں ہے آپؐ کے بعد
نبیِ برحق و اللہ کے شاہکار سلام

رہے جو آپؐ کی خدمت میں اُن پہ بھی ہو دُرود
نبیؐ اوّل و آخر نِگاہ دار سلام

قبُول کیجیے جتنے بھی پیش کرتا ہے
زباں دُرود سے دھو کر یہ خاکسار سلام

نجانے ہجرِ مسلسل تمام کب ہو گا
رُکے گی کب مِری آنکھوں کی آبشار، سلام

حضورؐ، ذاتِ گرامی پہ بے حساب دُرود
جنابؐ آپؐ کی خدمت میں بے شمار سلام

سلام تابشِ خُوش رُو نے بھیجا ہے آقاؐ
یہی جہان میں ہے اپنا اِفتخار، سلام

دُعا

اِخلاق بے مثال ہو اور ذِی وقار ہو
اُسوہ مِرے حضورؐ کا میرا شِعار ہو

دائم رہوں میں جادۂ عصمت پہ گامزن
میرا چلن حیاتِ ستم گر پہ بار ہو

لے لے ہوائے شہرِ تمنا لپیٹ میں
دِل آپؐ کے فراق میں جو بے قرار ہو

شاہِ مدینہ اُس کو مدینہ عطا کریں
میری طرح جو کوئی غریب الدیار ہو

اُنؐ کی حیاتِ پاک مِرے سامنے رہے
اُنؐ کی رَوِش پہ چلنا مِرا اِفتخار ہو

اشکِ رواں دلیلِ سحَر ہوں خُدا کرے
اور خونِ دِل نمُو میں نویدِ بہار ہو

پہنچوں کبھی کھجُور کے پیڑوں کے درمیاں
تابشؔ اسی دیار میں لَیل و نَہار ہو

نعت نِصاب

کبھی نہ بھولئے اوقات نعت کہتے ہوئے
نظر میں رکھئے بس اِک ذاتؐ نعت کہتے ہوئے

یہ لازمی ہے بہر نعت گو کہ پڑھتا رہے
بہم دُرود و صلوٰات نعت کہتے ہوئے

ثنائے باری تعالیٰ تو ہے الگ اِک صنف
دماغ میں رہے یہ بات نعت کہتے ہوئے

یہ عاجزی و حضوری کا فیض کیا کہنے
کہ مُجتمع ہیں خیالات نعت کہتے ہوئے

کِیا حضورؐ نے جو بھی وہ امرِ ربّی تھا
بیان کیجئے کرامات نعت کہتے ہوئے

یہ فیضِ حضرتِ باری جگہ جگہ لکھیں
نبیؐ کے سارے کمالات نعت کہتے ہوئے

یہ مانئے کہ ہے بالاتر اَز صفات اِک ذات
نہ بھولیں باقی عبادات نعت کہتے ہوئے

یہ بات ساری تواریخ نے رقم کی ہے
دُرود پڑھتی تھیں اُمہاتؓ نَعت کہتے ہوئے

جو اہلِ بیتؓ و صحابہؓ نے کر دیا وہ کریں
سو نظم کیجئے رَوایات نَعت کہتے ہوئے

ہر آن دِل پہ برستے ہیں نُور کے بادل
تمام ہوتے ہیں صَدمات نَعت کہتے ہوئے

لبوں پہ کِھلتی رہیں اَرمُغان کی کلیاں
دِلوں میں رکھیں یہ سوغات نَعت کہتے ہوئے

خُدا کے ساتھ ہے ذکرِ رُسولؐ بھی تابشؔ
ہیں میرے سامنے آیات نَعت کہتے ہوئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بے کنار و بے حد و بے انتہا، خیرُ الوریٰ
بے نظیر و بے مثال و بے بہا، خیرُ الوریٰ

خُوش مقال و خُوش مزاج و خُوش ادا و خُوش بیاں
خُوش کلام و خُوش خرام و خُوش نوا، خیرُ الوریٰ

حُسنِ عالم، حُسنِ کُل، حُسنِ زمانہ، حُسنِ دہر
حُسنِ دُنیا، حُسنِ دیں، حُسنِ عطا، خیرُ الوریٰ

بندہ پرور، شانِ کوثر، ساقی و خیرُ البشر
داورِ محشر، پیمبر، رہنُما، خیرُ الوریٰ

دِل پذیر و دِل فروز و دِل گُداز و دِل ستاں
دِل نواز و دِلربا و دِل کُشا، خیرُ الوریٰ

نُورِ حق، نُور الھدیٰ، نُورِ الہٰ، نُورِ مُبیں
نُور پیکر، عکسِ نُورِ کبریا، خیرُ الوریٰ

برقرار و برگزیدہ ، آپؐ برتر ، بُردبار
آپؐ صادق ، آپؐ ناطق، مُرتضیٰ، خیرُالوریٰؐ

شاہِ طیبہ، شاہِ شاہاں، شاہ وشرفِ دو جہاں
شان و فخرِ انبیاء ، شاہِ عُلا ، خیرُالوریٰؐ

باکمال و بارسُوخ و باوقار و بامُراد
بامروّت ، بانصیب و باصفا ، خیرُالوریٰؐ

سرفراز و سرپرست و سربراہ و سرگروہ
سرخُوش و سرخُود ، سراسر ، آسرا ، خیرُالوریٰؐ

آئینہ چشم ، آئینہ دِل ، آئینہ در آئینہ
آئینہ رو ، آئینہ لب ، آشنا ، خیرُالوریٰؐ

کِس نے رکھی ہے بِنائے لَااِلٰہ تابش کمال
اِبتدا و اِنتہا و مُقتدا ، خیرُالوریٰؐ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مہک رہے ہیں بہر سُو جنابؐ اور گُلاب
بہم رہیں گے رِسالت مآبؐ اور گُلاب

حضُورِ پاکؐ کی آمد پہ سر خُوشی دیکھو
کھُلا ہوا ہے مُوّدت کا باب اور گُلاب

حضُور آپؐ کی خِدمت میں رکھ دیے میں نے
یہ اپنے تازہ تریں چند خواب اور گُلاب

وہ نِکہتیں ہیں کہ دریا سے جا نہیں سکتیں
رُکے ہوئے ہیں کِناروں پہ آب اور گُلاب

نہیں ہے کاسۂ درویش میں کچھ اِس کے سوا
بس ایک نعت کی تازہ کِتاب اور گُلاب

اُنہیں گُلابوں میں دیکھا تو بول اُٹھا یہ دِل
مُلاحظہ ہوں اکٹھے گُلاب اور گُلاب

یہ فیضِ شاہِ مدینہؐ ہے جو مہکتے ہیں
لہُو میں عشقِ محمدؐ کا باب اور گُلاب

میں دیکھتا تھا کہ ہیں آپؐ اور باغِ عدن
مہک اُٹھا ہے مِرا سارا خَواب اور گُلاب

کبھی جُدا نہیں ہوتے ہیں لفظ اور خُوشبُو
ہمارے پاس ہے اپنا نِصاب اور گُلاب

خُوشی سے پھُولتے ہیں آسمان اور زمین
سو مُسکراتے ہیں سارے شَہاب اور گُلاب

مِلا ہے آلِ محمدؐ سے اِذن یہ تابِشؔ
یہاں پہ لائے مجھے بُوترابؓ اور گُلاب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عُشّاق سے رہتی نہیں دُور آپؐ کی خُوشبُو
ہر قلب کو مہکائے حضورؐ آپؐ کی خُوشبُو

ہے رُوح و دِل وجاں میں اُجالا اُسی دَم سے
کرتی ہے عطا کیف وسُرور آپؐ کی خُوشبُو

اِک نُور عنایات کا پھیلا ہُوا ہو گا
آئے گی نظر یومِ نشُور آپؐ کی خُوشبُو

پودوں پہ ثَمر آیا ہے، بُور آیا شَجر پر
موجود ہے گُلشن میں ضرُور آپؐ کی خُوشبُو

خَالی ہی نہیں کوئی مقام آپؐ کی حُب سے
پُہنچی ہے سرِ وادئ طُور آپؐ کی خُوشبُو

دیتی ہے یہ آگاہی و عرفان کی دولت
اِنساں کا بڑھاتی ہے شعُور آپؐ کی خُوشبُو

تَابِش ہے مری نعت میں نُور آپؐ کے صَدقے
ہر لفظ میں کرتی ہے ظہُور آپؐ کی خُوشبُو

ہجومِ غَم سے یہ سینہ فگار ہے سرکارؐ
کئی دِنوں سے عجَب دِل پہ بار ہے سرکارؐ

میں ایک عُمر سے ہوں مُنتظر بُلاوے کا
بلائیے کہ یہ رُوح بے قرار ہے سرکارؐ

غُلام آپؐ پہ قربان ہے دِل و جَاں سے
غُلام آلؓ کا بھی جاں نِثار ہے سرکارؐ

ہوائے طیبہ کے صدقے ہی خُوشبوئیں ہیں یہاں
بفیضِ گُنبدِ خَضریٰ بہار ہے سرکارؐ

دیارِ نُور سے رشتہ غُرور ہے میرا
یہ میرا مان ، مِرا افتخار ہے سرکارؐ

تمام عِزّت و شرف آپؐ ہی کے دم سے ہیں
مِری غُلامی ہی میرا وقار ہے سرکارؐ

پیا جو خَواب میں تابِشؔ نے دستِ رحمت سے
اُسی کا سارا نَشہ ہے ، خُمار ہے سرکارؐ

غموں کی دُھوپ میں دامن کرم کا تھام لیتے ہیں
زباں دھوتے ہیں زم زم سے پھر اُنؐ کا نام لیتے ہیں

زمانے سے نہیں پاتے صِلہ اپنی محبت کا
ہمیشہ بارگاہِ خیر سے اِنعام لیتے ہیں

دُرودِ پاک و نعت و ذِکر ہی اپنا حوالہ ہے
یُونہی پیغام دیتے ہیں، یُونہی پیغام لیتے ہیں

درِ اقدسؐ پہ ہر کوئی رسائی پا نہیں سکتا
یہ وہ برکت نہیں جو سارے خاص و عام لیتے ہیں

ہمیں نعتِ نبیؐ کی سرخوشی ہی شاد رکھتی ہے
نگاہِ ساقیٔ کوثر سے بھر بھر جام لیتے ہیں

بوقتِ نعت گوئی لفظ عاجز ہوں جہاں تابشؔ
وہاں ہم بھیگی پلکوں، آنسوؤں سے کام لیتے ہیں

اَلحمد کا سُرُور ہے صَدقے میں آپؐ کے
خَیر الوریٰؐ کا نُور ہے صَدقے میں آپؐ کے

خیراتِ خَیر دہر کو شَاداب کر گئی
نَخلِ جہاں پہ بُور ہے صَدقے میں آپؐ کے

پائی ہے خاکِ شہرِ مَدینہ سے ہر دوا
ہر درد دِل سے دُور ہے صَدقے میں آپؐ کے

تنہا تھا اِبتدائے مُسافت میں ایک دِن
اب ساتھ ایک پُور ہے صدقے میں آپؐ کے

یہ نبضِ کائنات ہے بس آپؐ کے طُفیل
سب کچھ مِرے حضُورؐ ہے صدقے میں آپؐ کے

دَر اور کوئی ذہن میں آئے بھلا تو کیوں
شاداں دلِ غیوّر ہے صدقے میں آپؐ کے

تابِش عطا و فیض کا جاری ہے سلسلہ
اَنوار کا وُفور ہے صدقے میں آپؐ کے

سایۂ احمدِ مُرسلؐ میں رَواں رہنا ہے
سُوئے مَنزل ہمیں پَل پَل میں رَواں رہنا ہے

سائے میں اُنؐ کے زمانوں کا سفر طے ہوگا
آج میں، آتے ہوئے کل میں رَواں رہنا ہے

ساتھ ہے اُنؐ کا تو پھر خوف نہیں ہے کوئی
ہمیں اِس دہر کے جنگل میں رَواں رہنا ہے

زَم کچھ اور نظر آتا نہیں اِس کے سوا
آپؐ کے لہجۂ مخمل میں رَواں رہنا ہے

اُسوۂ حضرتِ شبیرؓ ہے رستہ اپنا
سو ہمیں وقت کے مقتل میں رَواں رہنا ہے

آپؐ کے جَد کی ہے میراث یہ چشمہ تابش
اِسی زَم زَم میں، اِسی جَل میں رَواں رہنا ہے

سینے میں ہے نِشانِ کفِ پائے مُصطفٰےؐ
لگتا ہے کتنی بار یہاں آئے مُصطفٰےؐ

جِس کے طُفیل دہر میں اُلفت کے دَر کھُلے
آنکھوں کے سامنے ہے وہ صحرائے مُصطفٰےؐ

مجُھ کو جو شاندار نَسب کی تلاش ہو
ہوتے ہیں میرے سامنے آبائے مُصطفٰےؐ

دِل میں ہے کب سے بحرِ محبت رَواں دَواں
اشکوں میں بہہ رہی ہے تمنائے مصطفیٰ

دَربارِ مصطفیٰ کے فقیروں کا مرتبہ
جنّت تلاش کرتی ہے جویائے مصطفیٰ

اِک اور ہی سُرور میں رہتے ہیں قلب وجاں
پیشِ نظر ہے دیر سے مینائے مصطفیٰ

اِتنا بہت ہے واقفِ عشقِ حضور ہیں
کس کو خبر کہاں پہ ہے مَاوائے مصطفیٰ

وہ بخت ور خیال میں آتے ہیں روز و شب
تَابِشؔ کمال جن کے تھے ہمسائے مصطفیٰ

دروازہ کھُلا مجھ پہ کہیں خُلدِ بَریں کا
یہ فیض ہے اُس نُور صفت نُوری جبیں کا

دُنیا میں عجَب چاندنی ہے آپ ﷺ کے دم سے
یہ سارا شبَستان ہے اِک عرش نشیں کا

آدم سے بھی پہلے کہیں گُوندھی گئی مٹی
جس وقت کہ سایہ نہ تھا اس نُورِ زمیں کا

وہ جس کے لیے خَلق ہوئے سارے زَمانے
میں مانگنے والا ہوں اُسی دَر کے مکیں کا

محمود بھی ، اَحمد بھی ، محمد بھی ہیں بس آپ ﷺ
کب خَلق کو معلوم ہے رُتبہ شہِ دیں ﷺ کا

آقا ﷺ ، مِرے آقا ﷺ ہے یہی ایک تمنّا
تُربت میں پتہ لیجیے اِس خاک نشیں کا

سرکار ﷺ نے تابِشؔ کو عطا کی ہے یہ عزت
ورنہ تو یہ دَرماندہ بھی رہتا نہ کہیں کا

دِلوں کو روشنی اسمِ گرامی ہی سے ملتی ہے
یہ وہ منزل ہے جو آہستہ گامی ہی سے ملتی ہے

ہے آزادی ہی آزادی محمدؐ کی غلامی میں
یہ آزادی محمدؐ کی غلامی ہی سے ملتی ہے

سِوائے آپؐ کے ، دِل کی کسی سے بھی نہیں کہتا
فسُردہ دِل کو رونق ، خُوش کلامی ہی سے ملتی ہے

دُرودِ پاک پڑھنا اِک سلامی ہے حضور اُنؐ کے
خِرد کو آگہی اُنؐ کی سلامی ہی سے ملتی ہے

دیارِ پاک میں جاؤں نہ جاؤں ساتھ ہوتا ہوں
سُخن کی روشنی خُوشبُو خرامی ہی سے ملتی ہے

مِلا ہے بس یہی اِک درس تابشؔ اپنے پُرکھوں سے
جہاں کی برتری اُس نامِ نامیؐ ہی سے ملتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دِل و نگاہ کو جب سے ہے جُستجوئے حُضورؐ
پلک پلک سے اُبھرتی ہے آبجُوئے حُضورؐ

وہی ہیں مرکز و محور مِری نمازوں کا
جُھکا ہے رُوح کا کعبہ بھی رُوبروئے حُضورؐ

بِلالؓ و بُوذرؓ و سلمانؓ کی تلاش میں ہے
فقیر گھوم رہا ہے درُونِ کُوئے حُضورؐ

رگوں میں حُسنِ مُوَدت رَواں دَواں، کب سے
دُرونِ سینہ تڑپتی ہے آرزوئے حُضورؐ

سَلام ، جس نے رسالت کا خُلق اپنایا
وہ جس کے خون میں شامل ہوئی ہے خُوئے حُضورؐ

میرے دھیان میں آتے ہیں لوگ طیبہ کے
میرے خَیال میں رہتی ہے گفتگوئے حُضورؐ

ہیں دو جہان کی برکات اب مِرے گھر میں
میں خُوش نصیب کہ حاصل ہیں مجھ کو مُو☆ئے حُضورؐ

فِراق و ہِجر کی تلخی تمام ہو تابِشؔ
سواب تو لے چلے مجھ کو ممات سُوئے حُضورؐ

☆ (درگاہ "دارالکمال" میں موجود "مُوئے مبارک" کی طرف اشارہ ہے۔)

کُوچۂ شوق میں بُوذرؓ کی رَجَز خوانی سے
رونقِ قلب و نظر نکہتِ ایمانی سے

پھُوٹتا ہے دلِ تاریک کے تہہ خانے میں
مَطلعِ شمسِ مُودت اُسی پیشانی سے

اُنؐ کے اَخلاق کی خُوشبو، اُنھی افکار کا نُور
لے گئے دُور گُناہوں کی پشیمانی سے

قبلۂ شوق نے اُس در کی غلامی پائی
بڑھ گئی اُن کی مُودت حدِ امکانی سے

دیکھ کر اُن ﷺ کا کرم ، اُن کی عطا ، اُن کا فیض
رحمت انگشت بدنداں ہے حیرانی سے

دلِ صد چاک کی ہر آن مسیحائی کی
منبعِ لُطف ﷺ نے رحمت کی فراوانی سے

عرصۂ دِل میں رسالت کی ضِیا پھیل گئی
نُور ہی نُوری ہوا چہرۂ نُورانی سے

آپ ﷺ کے نام کی برکت سے ہمیشہ تابش
کیسا نکلا ہوں میں کیفیتِ بُحرانی سے

اِک آن بھٹکتا نہ اندھیرا مِرے آگے
ہوتا جو کبھی نُور کا جلوہ مِرے آگے

ہوتی ہیں دُرودوں کی قطاریں مِرے لب پر
آتا ہے جو اُس نام کا سُورہ مِرے آگے

قرآں کے وسیلے سے میں کرتا ہوں زیارت
گویا ہے جناب آپؐ کا چہرہ مِرے آگے

اُٹھتا ہے پئے نَعت مرا خامۂ ضَوریز
اَوصاف و محَاسن کا ہے دریا مِرے آگے

اِک بحرِ کرم کا ہے کرم کون و مکاں پر
ورنہ تھا جہالت کا زمانہ مِرے آگے

افکار میں ہریالی ہے اور دِل میں بہاریں
ہوتا ہے نمُو کا وہ نمونہ مِرے آگے

بیماریٔ دِل اُنؐ سے شِفا پاتی ہے تابشؔ
اب اُنؐ سا نہیں کوئی مسیحا مِرے آگے

شعرِ توحید و رِسالت کے اثر میں رکھا
اپنا دیوان مُودت کے سفر میں رکھا

اہلِ عالم پہ میرے رَب نے یہ احسان کیا
نُورِ محبوب کو تصویرِ بَشر میں رکھا

رَنج و آزار ، بلائیں ہوں نہ کیسے رخصت
آپؐ کے نام کا تعویذ ہے گھر میں رکھا

کُوچۂ شہؐ کو مرے دِل میں بسا کر اُس نے
جادۂ شوق مرے دِیدۂ تر میں رکھا

اسمِ احمدؐ سے ہی خُورشید ضِیا پاتا ہے
آپؐ کا نُور ہی خَالق نے قمر میں رکھا

اپنی پلکوں پہ اُسی نام کے آنسو رکھے
اُس محُبت کو سرِ چشم گہر میں رکھا

مسندِ نَعت پہ عزّت سے نوازا تَابِشؔ
یعنی بے آب کو حَضرتؐ نے نظر میں رکھا

رواں دواں ہے جو لفظوں کا قافلہ مرے ساتھ
ہوائیں کرتی ہیں خُود آ کے رابطہ مرے ساتھ

خُدا کا شکر کہ رہتا ہے لب پہ پاک دُرود
خُدا کا شکر کہ بڑھتا ہے سلسلہ مرے ساتھ

ہمیشہ سے ہیں کرم کی یہ بارشیں مجھُ پر
خُدائے پاک مرے ساتھ، مُصطفیٰؐ مرے ساتھ

کیا سوال کہ میں کس طرف چلا ہوں حضُورؐ
تو مُسکراتے ہوئے آپؐ نے کہا، مرے ساتھ

چمن پہ راج بصدقۂ "میم" ہے میرا
سو آ کے مشورہ کرتی ہے اب صَبا مِرے ساتھ

عجیب رَبط ہے لفظوں میں آ نہیں سکتا
عجیب وصلِ مسلسل ہے آپؐ کا مِرے ساتھ

خود آپؐ آئے، عیادت بھی کی، دُعا بھی دی
مِری حیَات میں یہ واقعہ ہوا مِرے ساتھ

مِرے چَراغ کسی طور گُل نہیں ہوں گے
قدم قدم پہ مدینہ کی ہے ہوا مِرے ساتھ

ہر ایک گام پہ گر کامیاب ہوں تابِشؔ
ہے اس میں راز کہ ہے آپؐ کی دُعا مِرے ساتھ

وُجود اُنؐ کا نہ ہو گر تو روشنی نہ رہے
گُلِ مدینہ سِوا رُوحِ تازگی نہ رہے

دِل و نگاہ کی سب رونقیں بہ فیضِ حضورؐ
بغیر آپؐ کے دُنیا میں دلکشی نہ رہے

نگارِ زِیست کے چہرے پہ ہے ضِیاء اُنؐ سے
سوائے عشقِ نبیؐ اپنی زندگی نہ رہے

دیارِ شعر میں اُس وقت خاک اُڑتی ہے
یہ فصلِ نعتِ نبیؐ جب ہری بھری نہ رہے

بھلا فلاح کے رستے پہ کیسے چل پائے
وہ جس کے سامنے خُطبۂ آخری نہ رہے

بغیر اُنؐ کے بہاریں تمام ہو جائیں
گُلِ خیال میں اِک پل شگُفتگی نہ رہے

علاجِ قلبِ حزیں اور کچھ نہیں تابشؔ
دُرود جب بھی پڑھوں ، دِل گرفتگی نہ رہے

مہک اُٹھے ہیں اچانک مرے دَر و دیوار
پڑھیں دُرود کہ تشریف لائے ہیں سرکارؐ

بِکھر گئی ہے ہر اِک سَمت آپؐ کی خُوشبُو
چمک اُٹھے ہیں دریچے کہ آ گئی ہے بہار

وہ ایک رات کا منظر، حیات کا حاصل
سَجا تھا نُور محَل میں حُضورؐ کا دَربار

مِرے حضورؐ کے ہمراہ آتی ہے اِک لَو
مِرے مَکاں میں اکیلے نہیں شہِ اَبرارؐ

کھُلا ہے گنبدِ خضریٰ کا دَر مِرے دِل میں
شگُوفے کھِلتے ہیں جی میں ، بلند ہیں مینار

خوشا یہ حُسنِ تجلّی ، خوشا شہِ ذیشان
میں ہاتھ باندھے کھڑا ہوں کہ جیسے مدحِ گزار

اگر نصیب ہو تابِشؔ تو مِل ہی جاتا ہے
نگاہ و چہرۂ اقدس ، جنابؐ کا دیدار

رَوِش رَوِش سے عیاں داستانِ رحمت ہے
دلِ فقیر یہاں ترجمانِ رحمت ہے

اسی کے دم سے زمانے میں سرخُرو ٹھہرے
بہ فیضِ شاہؐ دہن میں زبانِ رحمت ہے

یہ سبز خیمۂ جاں ، گنُبدِ حسِیں اُنؐ کا
برائے دِل زدگاں آستانِ رحمت ہے

درِ عطا سے خطا کار کو پکاریں گے
وہ جن کی چشمِ سخا پاسبانِ رحمت ہے

اسی مقام پہ اشکِ رواں ٹھہرتے ہیں
حریمِ گُنبدِ خضریٰ مکانِ رحمت ہے

جنہیں خُدا نے بلایا تھا عرش پر اِک شب
اُنہی کے ہاتھ میں ہر پل جہانِ رحمت ہے

مسا و صبح ہے طاری جہاں پہ سحر اُس کا
جو نوکِ نیزہ پہ تابش بیانِ رحمت ہے

حرائے ذہن میں اُترا خیالِ نعتِ نبیؐ
عطائے خاص ہے اے دِل، مجالِ نعتِ نبیؐ

چلا ہے دَور جو "نُورِ مُبیں" کے بعد اب تک
حضورؐ اس کو سمجھتا ہوں سالِ نعتِ نبیؐ

بغیر عشق یہ جینا بھی کوئی جینا ہے
بغیر عشق ہے کیسا سوالِ نعتِ نبیؐ

میں سرفراز ہوا پھر جنوں کے منبر پر
عجب طریق سے ہوں پھر بہ حالِ نعتِ نبیؐ

ہے ایک عمر سے یہ اِلتماس ہونٹوں پر
ملے حُضورؐ کے صَدقے کمالِ نعتِ نبیؐ

یہ اِختصاص ہے آقاؐ زبانِ اُردو کا
جو اِس کے بطن میں اُترا جمالِ نعتِ نبیؐ

خَیال تابِشؔ بے کس کا بھی رکھیں گے حُضورؐ
بدل کے رکھ دیے ہیں خدوخالِ نعتِ نبیؐ

زمیں پہ رُوحِ زمان و مکاں کو بھیجا گیا
برائے نَعت زبان و بیاں کو بھیجا گیا

زمانہ دشت کنارے پہنچ گیا تھا مگر
خُدا کا شکر کہ اِک مہرباںؐ کو بھیجا گیا

بقائے جِن و بشر ناگزیر تھی سو یہاں
جہانِ تِیرہ میں نُورِ زماںؐ کو بھیجا گیا

دِل و نظر کو کچُھ اِس طَور سے جِلا بخشی
جہانِ شوق میں حُسنِ جہاںؐ کو بھیجا گیا

مِرے حُضورؐ سے پہلے تھیں ظُلمتیں ہر سُو
برائے نُور مہِ آسماںؐ کو بھیجا گیا

عَداوتوں کا چلن عام تھا یہاں تابِش
محُبّتوں کے یمِ بیکراںؐ کو بھیجا گیا

میرا سب کچھ اُنہیں معلوم ہے وہؐ جانتے ہیں
یہ غُلامی مرا مقسُوم ہے وہؐ جانتے ہیں

کوئی دعویٰ ہی نہیں ، کوئی تمنّا ہی نہیں
یہ بہت سادہ و معصوم ہے وہؐ جانتے ہیں

اُنؐ کے دَم سے ہی مِرا نَام و نَسب ہے قائم
اُنؐ کے بل پر ہی مِری دُھوم ہے وہؐ جانتے ہیں

جانتے ہیں وہؐ مری ساری رقیق القلبی
اوّلیں روز سے مظلوم ہے وہؐ جانتے ہیں

آپؐ سے مخفی و مستُور نہیں ہے کچھ بھی
لوحِ ہستی پہ جو مرقُوم ہے وہؐ جانتے ہیں

تَابِشؔ اِک دَر کے علاوہ نہیں جُھکتے ہم لوگ
اپنا بس ایک ہی مَخدُوم ہے وہؐ جانتے ہیں

ہو آپؐ سے آباد یہ گھر احمدِ مُرسلؐ
عالم نے کیا زیر و زبر احمدِ مُرسلؐ

اِک اسم نے رکھا ہے بھرم رنج و الم میں
اِک اسم کو ہے میری خبر احمدِ مُرسلؐ

توحید کے ہونٹوں پہ ہیں اسمائے محمدؐ
مولائے جہاں، خیرِ بشر، احمدِ مُرسلؐ

کیسے ہو ملائک کو روش آپؐ کی حاصل
جبریلؑ کے جَل جاتے ہیں پر احمدِ مُرسلؐ

ہو نعت میری اپنی شَفاعت کی ضمانت
ہو ذکرِ نبیؐ رختِ سفر احمدِ مُرسلؐ

کیا کیا میں اُنہیں نذر کروں شعر کی صُورت
بے رنگ مِرے شعر و ہُنر احمدِ مُرسلؐ

سُورج کی طرح قریۂ دِل نُور سے بھر دیں
تَابِشؔ پہ بھی ہو ایک نظر احمدِ مُرسلؐ

تِیرگی میں روشنی کا اِستعارہ آپؐ ہیں
نُور ہے جس کا جہاں میں وہ ستارہ آپؐ ہیں

جا بہ جا قُرآن میں ہے ذکرِ شاہِ دوجہاں
وہ جو قدرت نے کیا رَمز واِشارہ، آپؐ ہیں

آپؐ کے دم سے ہی ملتی ہے توانائی ہمیں
ناتوانوں کے لیے ہر بار یارا آپؐ ہیں

اور کوئی نام ہی آتا نہیں عُشّاق کو
مشکلوں میں آپؐ کو جب جب پکارا، آپؐ ہیں

اوّلیں ہیں آپؐ ہی اور نقشِ آخر بھی ہیں آپؐ
دین و ایماں آپؐ ہیں، چارہ ہمارا آپؐ ہیں

گُونجتا ہے سینۂ ہستی میں جو سچ کی طرح
قریۂ صوت و صَدا میں ایسا نعرہ آپؐ ہیں

کون محشر میں رکھے گا تابشؔ اپنی آبرو
اِستخارہ آپؐ ہیں، میرا سہارا آپؐ ہیں

جہان سارے کا سارا مِرے حُضورؐ کا ہے
ہوں مہر و ماہ کہ ستارا مِرے حُضورؐ کا ہے

مِرے حُضورؐ کی ہے کائنات اور حیات
خُدا نے جو بھی اُتارا مِرے حُضورؐ کا ہے

فلک کی آخری سرحد سے بھی ورا ہیں آپؐ
فلک کا آخری تارا مِرے حُضورؐ کا ہے

اُنہیؐ کے دم سے ہے اِنسان کا قیام وطعام
ہے جو بھی نام ہمارا ، مِرے حُضورؐ کا ہے

جو مشکلوں میں نِکلتا ہے یا رسولؐ اللہ
ہمیشہ مجھ کو سہارا مِرے حُضورؐ کا ہے

حرائے خواب میں دیکھا ہے گُنبدِ خَضریٰ
بُلاوے کا یہ اِشارہ مِرے حُضورؐ کا ہے

نہیں ہے خوفِ زمانہ مجھے ذرا تابشؔ
مِرے نصیب کو یارا مِرے حُضورؐ کا ہے

اُن کے رَستے میں فنا کا مرتبہ مل جائے تو
دِل کے آئینے کو نُورِ مُصطفیٰ مل جائے تو

دست برداری ہے میری جنت الفِردوس سے
مجھ کو دَربارِ شہِ اَرض و سَما مل جائے تو

زندگی کے مرحلے آسان ہو جائیں تمام
خَلقِ عالم کو جو اُس دَر کا پتا مل جائے تو

گرمیٔ محشر میں بھی آسودگی کے ساتھ ہوں
حشر میں آقا و مولاؐ کی رِدا مل جائے تو

ہر کرامت اُمتِ مرحوم کے قدموں میں ہو
وہ رَوِش ہو یاد، گر وہ رہنما مل جائے تو

رفعتیں بھی سانس لیتی ہیں سہولت سے وہاں
زندگی کو صحنِ آقاؐ کی ہوا مل جائے تو

میں بھی جا بیٹھوں سرِ گوشہ کہیں تابِش کمال
شہرِ طیبہ میں اگر تھوڑی سی جا مل جائے تو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن کی آنکھوں سے جو ہم چہرۂ دُنیا دیکھیں
ہوس و حرص کا پھر یوں نہ تماشا دیکھیں

رہتی دُنیا میں یہ شائستہ رَوی باقی ہو
میرے سرکارؐ کا گر لوگ سراپا دیکھیں

رُوح کے باغ میں پھیلی رُخِ آقاؐ کی مہک
دِل کے آنگن میں کبھی نقشِ کفِ پا دیکھیں

جا بہ جا نُور کی رفتار و رَوِش زندہ ہے
آپؐ کے شہر میں نبیوںؑ کا اُترنا دیکھیں

مِدحتِ سیدِ والاؐ کی بہر شہر ہو دھوم
ہر گلی آپؐ کے اَذکار کا چرچا دیکھیں

مثلِ صحرا ہیں یہاں چاہنے والی آنکھیں
ہر نظر کو یہاں دِیدار کا پیاسا دیکھیں

رُوح کو ملتی ہے تسکین ہمیشہ تابِشؔ
اپنے اعمال میں جب اُنؐ کا اُجالا دیکھیں

رہِ آقاؐ پہ مرنا ، خاک ہونا
یہی ہستی کا ہے اِدراک ہونا

میں خُود پر اوڑھ لُوں بطحا کی مٹی
مِری بخشش یہی پوشاک ہونا

فرشتوں سے بھی عالی مرتبہ ہے
مدینہ کے خس و خاشاک ہونا

ثنائے سیدِ والاؐ ، ہمیشہ
ہماری رُوح کی خوراک ہونا

مِری آنکھوں کی بینائی ہے اس میں
اُنھی کے ہِجر میں نمناک ہونا

یہ فخرِ آدمیت کا نشاں ہے
سَماعت میں وہ ذکرِ پاک ہونا

مِرا اعزاز تابِشؔ ہے ہمیشہ
غلامیٔ شہِ لولاکؐ ہونا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر چشمِ مُوَدت میں وہ گوہر نظر آئے
قرطاسِ منوّر پہ پیمبر نظر آئے

مجھ کو بھی وہ اسبابِ سُخن چاہیے آقاؐ
طیبہ کی مہک سے جو مُعطّر نظر آئے

اے کاش مدینہ کی ہوائیں ہوں جہاں میں
ہر دِل میں وہی پیار کا پیکر نظر آئے

تطہیر کی دہلیز پہ جُھک جائے زمانہ
ہر لب پہ رَواں چشمۂ کوثر نظر آئے

افلاکِ سعادت پہ ستاروں سے ہیں برتر
سرکارؐ کے رستے میں جو کنکر نظر آئے

ہر ایک زمانے کو ہوا فخر جہاں پر
تہذیب کو کچھ ایسے بھی منظر نظر آئے

ہے سورۂ یوسف کا یہ فیضان کہ اکثر
ہنستے ہوئے خوابوں میں برادر نظر آئے

مشکل میں لیا نام جو سرکارؐ کا تابشؔ
دیوار میں ہر بار مجھے دَر نظر آئے

زبانِ مدحتِ عالم کے ترجُماں ہیں آپؐ
جمالِ نُور ہیں، خالق کے رازداں ہیں آپؐ

حُضور آپؐ کے دم سے ہے ہر زماں کی نجات
جنابِ نوحؑ کی کشتی کے بادباں ہیں آپؐ

ہر آنکھ آپؐ کے دربار کی سوالی ہے
جہانِ رحمتِ والا کے آسماں ہیں آپؐ

میانِ کرب و بلا آپؐ کا لہو بِکھرا
کِیا ہے جس نے بیاباں کو گُلستاں ، ہیں آپؐ

ہمارے جیسوں کو بخشش کا رِزق دیتے ہوئے
جناں کی سمت رَواں میرِ کارواں ہیں آپؐ

حُضور آپؐ کا ہوتا ہے تذکرہ ہر سُو
زبانِ خَلق پہ ہر دم رَواں دَواں ہیں آپؐ

میانِ خالق و مخلُوق رابطہ ہیں حُضورؐ
کمالِ وحدتِ خَالق کے دَرمیاں ہیں آپؐ

جُھلس رہے تھے جہَالت کی دُھوپ میں تابشؔ
ہزار شُکر زمانے پہ سائباں ہیں آپؐ

جلوہ افروز جہاں وہؐ ہیں ، وہاں رہنا ہے
آپؐ کے سائے میں ہر آن رواں رہنا ہے

ہم نہ ہوں گے تو کوئی اور کہے گا نعتیں
اِک نہ اِک طور سے مِدحت کا نشاں رہنا ہے

عُمر ڈھلتی ہے مگر لفظ نہیں ڈھل سکتا
مَدحِ محبُوبِ تعالیٰ کو جواں رہنا ہے

نعت رہ جائے گی اور نامِ گرامی اُنؐ کا
منصب و جاہ و جلالت کو کہاں رہنا ہے

دِل میں دائم ہی رہے گی یہ دُرودوں کی بہار
ذکرِ آقاؐ کو یونہی وردِ زباں رہنا ہے

تابِشؔ الفاظ مِرا ساتھ نہیں دے سکتے
جس جگہ نُور اُترتا ہے وہاں رہنا ہے

مجھ بے نوا پہ چشمِ عنایت حضورؐ کی
صد شکر مل گئی ہے محبت حضورؐ کی

ظلمت میں کس لیے ہو بھٹکنے کا ڈر مجھے
ہے رُوح و دِل پہ میرے حکومت حضورؐ کی

شہرِ سخن میں مسندِ عزت ہوئی نصیب
لائی ہے رنگ شعر میں اُلفت حضورؐ کی

ہر آن میرے لب پہ مچلتی ہے اِک دُعا
تا حشر میرے لب پہ ہو مِدحت حُضورؐ کی

آقاؐ کو بے نوا کی طرف سے سلام دے
جس جس کو خواب میں ہو زیارت حُضورؐ کی

وہ دِل ہے افتخارِ مدینہ مِرے لیے
جس دِل میں پَل رہی ہے مُوَدت حُضورؐ کی

تابِشؔ کمال ہم کوئی بے آسرا نہیں
حاصل ہے خیر سے ہمیں نِسبت حُضورؐ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہِ حیاتِ نبیؐ پر جو دھیان دیتے ہیں
فرشتے اُن کے لہُو میں اَذان دیتے ہیں

اُسے تمازتِ عِصیاں کا ڈر نہیں رہتا
رِدا کرم کی وہ جس پر بھی تان دیتے ہیں

یہ خاصۂ درِ خَیرُالوریٰ ہے، میرے نبیؐ
دلِ فقیر کو دونوں جہان دیتے ہیں

یہ نعتِ آقاؐ و مولاؐ یونہی نہیں ہوتی
وہ مجھ سے گنگ کو رزقِ زبان دیتے ہیں

کوئی صدا جو کبھی اُنؐ کے آستاں پر دے
کریم اُس کو اِرم میں مکان دیتے ہیں

اُنہیں بہشتِ بریں بھی سلام کرتی ہے
جو راہِ عشقِ محمدؐ میں جان دیتے ہیں

ہوائے غم جو ستائے کبھی تو میرے کریمؐ
رِدائے خیر مِرے سر پہ تان دیتے ہیں

وہ مہربان ہیں اپنے عدو پہ بھی تابشؔ
اُسے بھی اپنے کرم سے اَمان دیتے ہیں

اُنؐ کی نظر میں نُور ہے اُم الکتاب کا
پڑھتے ہیں سب فرشتے قصیدہ جناب کا

ہونے کو ہے طُلوعِ رِسالت جہان میں
چہرہ اُترنے والا ہے اب ماہتاب کا

یہ نُورِ دائمی ہے مرے قلب و رُوح میں
چمکا ہے دِل میں نقش رِسالت مآبؐ کا

بادِ صبا میں تازگی ہے شہرِ نُور کی
پھُولوں میں سارا عکس ہے اِک درِ ناب کا

اُترا ہے اُن کے دَر کا سوالی مزار میں
دَرپیش معرکہ ہے سوال و جواب کا

دیکھا حضُورؐ کو تو میں قدموں میں گر پڑا
کل شب وہ ایک اور سا عالم تھا خواب کا

پڑھیے دُرود و نعت سلامی کے طور پر
تابِشؔ کمال بھیجئے تحفہ گُلاب کا

درِ خُدا پہ میں بابِ نبیؐ سے آیا ہوں
عبودیت کے لیے عاجزی سے آیا ہوں

بقا کے راز سبھی راہِ مُصطفیٰؐ میں ہیں
میں جان دینے کی خاطر خُوشی سے آیا ہوں

مِری مدینۂ ختمِ رُسل سے نِسبت ہے
دیارِ نُور سے ہوں، روشنی سے آیا ہوں

وہ جس گلی میں فرشتوں کی رَفت و آمد ہے
کتابِ نعت لیے اُس گلی سے آیا ہوں

ملی نبیؐ کے گھرانے سے نُور کی خیرات
وہ جس نے آ کے کہا، تِیرگی سے آیا ہوں

عطا ہو مجھ کو شہادت کی موت ختمِ رُسُلؐ
اُداس ہو کے میں اِس زندگی سے آیا ہوں

میں شہرِ آقا و مولاؐ کی چھاؤں میں تابِش
عجیب دَرد و اَلم ، بے کسی سے آیا ہوں

کچھ بحث نہیں اِس میں کہ سودا ہے یقیں کا
دَروازہ کھُلا مجھ پہ کہیں خُلدِ بریں کا

تابِندہ و رَخشندہ ہیں تا حشر کئی رنگ
اور اُن پہ کوئی نقش ہے عالم کے نگیں کا

ورثے میں مِلا عشقِ محمد ﷺ کا خزینہ
پروانہ ہوں صادقؓ کا میں ، دیوانہ امیںؒ کا

اِک ذات سے قائم ہے زمانے کی حقیقت
اِک نُور ہی اِس دہر میں آئینہ ہے دیں کا

ملتا ہے خزاؤں میں بہاروں کا قرینہ
فیضان میسّر ہے مجھے نُورِ مُبِیںؐ کا

گرتے ہوئے تابِشؔ کو سنبھالا ہے نبیؐ نے
ورنہ تو کسی طور بھی رہتا نہ کہیں کا

صَد شُکر کہ تابِشؔ ہے مجھے نسبتِ آقاؐ
ملتا ہے مجھے رِزق بھی اُس دینِ مَتیں کا

کہاں چراغ کو دستِ عدم پہ رکھا گیا
اسے تو شوق کے بامِ حرم پہ رکھا گیا

گزر بسر ہے ثنائے حضورِ والا پر
حضورِ والاؐ کے رحم و کرم پہ رکھا گیا

مِری دوات میں ماہ و نجوم اُترنے لگے
شعورِ نعت کو نوکِ قلم پہ رکھا گیا

صراطِ شوق بھی اُس کا طَواف کرتی ہے
وہ جس کو آپؐ کے نقشِ قدم پہ رکھا گیا

ہزار شکرِ خُدائے کریم ہے کہ مجھے
نبیؐ کی آلِ مبارک کے غم پہ رکھا گیا

سرِ لحد اُنہیں مشکل کوئی نہیں ہو گی
وہ جن کا نام بھی شاہِ اممؐ پہ رکھا گیا

بہار دِل کے نگر میں ہے خیمہ زن تابشؔ
دُرودِ پاک مِری چشمِ نم پہ رکھا گیا

الطافِ کردگار کا پیکر نبیؐ کا نُور
قُرآن کے مزاج کا مظہر نبیؐ کا نُور

کردارِ مصطفیٰؐ ہے شفق در شفق حسیں
شانِ نزولِ مطلعِ انور نبیؐ کا نُور

آئینِ زندگی کو سنوارا ہے آپؐ نے
وجہِ عطائے چشمۂ کوثر نبیؐ کا نُور

اُترا ہے دِل میں حسُنِ مُوَدت لیے ہوئے
ایمان و آگہی کا پیمبر نبیؐ کا نُور

شہرِ دل و نگاہ میں اس سے ہے روشنی
قاموسِ زندگی کا شَناور نبیؐ کا نُور

جذبوں میں کس قدر ہے محُبت کا ذائقہ
لفظوں میں کس طرح ہے منوّر نبیؐ کا نُور

آغازِ ہسَت و بُود اِسی کے کرم سے ہے
تَابِشِ کمال سارا ہی جوہر نبیؐ کا نُور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنکھوں میں سجا ہے مرے دربارِ مدینہ
روشن ہوئے اب خون میں آثارِ مدینہ

کِھلتے ہیں مِری رُوح میں اِیمان کے غُنچے
اُترا ہے مِری جان میں گلزارِ مدینہ

اَسباب کی حاجت نہ کسی شکل میں ہوتی
لے جاتی مدینہ مجھے مہکارِ مدینہ

کس طور مدینہ مِری تقدیر میں اُترے
بِک جاؤں کبھی جا کے میں بازارِ مدینہ

حسرت کوئی جز اِس کے مِرے دِل میں نہیں ہے
رونق ہو مِری آنکھ کی دیدارِ مدینہ

اس کو کسی رہبر کی ضرورت ہی کہاں ہے
جس جس کے مقدر میں ہوں انوارِ مدینہ

اِک عمر سے ہوں سائلِ دربارِ مقدّس
اب لُطف و کرم مجھ پہ بھی مختارِ مدینہ

ہر آن مِرے لب پہ یہی وِرد ہے تابِشؔ
سرکارِ مدینہ ، مِرے سَرکارِ مدینہ

اِسی زمین پہ سارے جہاں اُترتے ہیں
اِسی مقام پہ سب آسماں اُترتے ہیں

یہ باغِ مدحتِ آقائے ہر دو عالمؐ ہے
یہاں قلم سے گُلِ جاوداں اُترتے ہیں

نَفَس نَفَس اِسی رستے پہ ہم چلیں آقاؐ
رَوِش رَوِش پہ جہاں گُلستاں اُترتے ہیں

دِلا! یہ منزلِ مقصودِ عاشقاں ہے سو ہم
بصد وفورِ محبت یہاں اُترتے ہیں

یہ کون ہجر کے مارے ہوئے ہیں برسوں سے
یہ کون لوگ بہ آہ و فغاں اُترتے ہیں

برائے نعتِ نبیؐ جب قلم اُٹھاتا ہوں
ہر ایک لفظ میں اُنؐ کے بیاں اُترتے ہیں

نقوشِ پائے رِسالت مآبؐ ہیں تابش
دِل و نِگاہ سے آخر کہاں اُترتے ہیں

صُبح و مَسا دُرودِ فراواں مِرے حضورؐ
کنجِ دہن ہے روشن و تاباں مِرے حضورؐ

خالق نے رحمتوں سے بنایا ہے آپؐ کو
شام و سحر سلامِ رسولاںؑ مِرے حضورؐ

پڑھتا ہے پھول پھول قصیدہ جنابؐ کا
مِدحت کا ہر چراغ ہے رقصاں مِرے حضورؐ

خَالق نے عَالمین میں مخصوص کر دیا
شاہِ مدینہ ، خلق کا عُنواں مِرے حُضورؐ

رَنج و محن سے ، طوق و سلاسل سے بچ گیا
پایا ہے جس نے عشق کا زِنداں مِرے حُضورؐ

دیکھی ہے ہر زمان و مکاں میں جہان نے
ہر دِل میں شمعِ شوقِ فروزاں مِرے حُضورؐ

رختِ سفر میں دیجئے تابِشؔ کمال کو
ذِکر و دُرود و نعت کا ساماں مِرے حُضورؐ

ﷺ

دِل و جاں سے تصدّق یہ خدائی آپؐ کی ہے
نگاہِ دہر میں جلوہ نُمائی آپؐ کی ہے

عرب جس اُسوۂ حسنہ سے تابع ہو گئے تھے
شہِ بطحاؐ وہ شائستہ نوائی آپؐ کی ہے

وگرنہ لوگ باہم خوں کے پیاسے تھے یہاں پر
خُدائی پر کرم، رحمت، بھلائی آپؐ کی ہے

صراطِ زندگانی پر ہے رونق آپؐ سے ہی
متاعِ زندگی میں پائی پائی آپؐ کی ہے

اُترتی ہیں سلامی کو جہاں پر کہکشائیں
میرے آقاؐ وہ پاکیزہ چٹائی آپؐ کی ہے

شبِ ہجرت علیؓ جس پر بہ اطمینان سوئے
معلی کے مساوی چارپائی آپؐ کی ہے

تہی دستوں کے دِل وابستۂ حضرتؐ ہوئے ہیں
جہاں بھر میں یہ سب حَاجت رَوائی آپؐ کی ہے

مدینہ ہی میں رہنا ہے مجھے تابشؔ ابد تک
بہت ہی جان لیوا یہ جُدائی آپؐ کی ہے

لُطفِ سرکارِ دو عالمؐ کی محبت سے کھُلا
خُلق و تہذیب کا دَروازہ تو رحمت سے کھُلا

گرم تھا خُون کا بازار زمانے بھر میں
امنِ عالم یہ سبھی آپؐ کی بعثت سے کھُلا

ظُلمتِ دہر کے آزار سے بیزار تھے سب
جادۂ نُور فقط چشمِ عنایت سے کھُلا

ساری تہذیبیں اِسی دَر کی بھکاری ہیں سو یوں
دانش و فہم اسی بابِ فراست سے کھُلا

قفُلِ حیرت جو پڑا تھا سرِ دروازۂ دِل
چہرۂ ختمِ نبوتؐ کی تلاوت سے کھُلا

کوُچۂ شعر و سُخن میں تو بھٹکتے تھے مگر
بابِ مِدحت میرے آقاؐ کی اجازت سے کھُلا

کوئی رستہ ہی نہیں تھا مِرے آگے تابشؔ
کوُچۂ شوق کا دَر جادۂ حضرتؐ سے کھُلا

ذکرِ اللہ و نبیؐ کرتا ہوں آتے جاتے
چھوڑ جاؤں کوئی میراث تو جاتے جاتے

نَعت کل رات ہوئی اور حُضوری میں ہوئی
لِکھتا جاتا تھا میں اور آپؐ بتاتے جاتے

موت نے سانس کی مہلت ہی نہیں دی ہم کو
ورنہ مرقَد کی طرف نعت سناتے جاتے

آپؐ تکلیف میں ہوتے تو تڑپتے ہم بھی
آپؐ کے درد پہ ہم اشک بہاتے جاتے

اور کچھ سلسلہ نئیں کارِ محبت کے سِوا
عُمر گزری ہے یہی ناز اُٹھاتے جاتے

اور تھی نُورِ مُبیں ، اور ہے اس بار کی چھَب
تَابِشؔ اِس بزم کے تیور تو دکھاتے جاتے

خُلد کا مَان مجھ میں رہتا ہے
حُسنِ ایمان مجھ میں رہتا ہے

جس کے زیرِ نگیں ہیں سب عالم
ایسا سُلطان مجھ میں رہتا ہے

جو سہارا ہے بحرِ عصیاں میں
وہ نگہبان مجھ میں رہتا ہے

کیا خبر کب یہ ساتھ لے جائے
غم کا طوفان مجھ میں رہتا ہے

اُنؐ کا دیدار کرتا رہتا ہوں
نُورِ قُرآن مجھ میں رہتا ہے

جس کے تابع رہا ہے اِک عالم
اب وہ فرمان مجھ میں رہتا ہے

حشر میں ساتھ لے کے جائیں گے
جن کا فیضان مجھ میں رہتا ہے

نَعت کہنے کا شوق ہے تابِشؔ
نقشِ حسانؓ مجھ میں رہتا ہے

میرا نام اُنؐ کے کرم سے ہے
مجھے عشق شمعِ حرم سے ہے

یہ بہر قدم جو ہے روشنی
میرے شہؐ کے نقشِ قدم سے ہے

میں جو شعر کہتا ہوں نعت کے
یہ مزاج لوح و قلم سے ہے

جو ہے فصلِ شوق میں تازگی
یہ نبیؐ کے دیدۂ نم سے ہے

میں اَزل سے اُن کا غُلام ہوں
میرا اُن سے عشق عَدم سے ہے

میں جو سرفراز ہوں دہر میں
یہ مقام اُن کے کرم سے ہے

یہ جو نام ہے، یہ جو کام ہے
یہ کمالؔ آپؐ کے دم سے ہے

خوشبوؤں کا کارواں اُترا ہوا گھر گھر میں ہے
زندگی کا حُسنِ کامل نقشِ پیغمبرؐ میں ہے

آمدِ سرکارؐ سے فصلِ نمو ہے اَوج پر
اور سی اِک روشنائی سینۂ اختر میں ہے

طائرِ فکرِ رسا کو ہو عطا کچھ مختلف
اِک عجب سی ناتوانی کب سے بال و پر میں ہے

جشنِ میلادِ مُبارک ہو مُبارک اہلِ دِل
آج دِل شَاداں و فرحاں کُوچۂ سرور میں ہے

آپؐ سے وابستگی کا فیض ہے آقائےؐ من
اِک عجب تسکین دِل کی سورۂ کوثر میں ہے

ڈر نہیں تَابِشؔ کمال اُس کو جہنم کا کوئی
جس کا رزقِ معنوی اُس جادۂ انور میں ہے

دونوں جہاں پہ رحمتِ سُلطانؐ نعت ہے
مجھ ایسے بے نوا کو بھی فیضانِ نعت ہے

اذنِ کلام صدقۂ حسانؓ دیجیے
میں بھی کہوں کہ مجھ پہ بھی احسانِ نعت ہے

اپنا مقام ارض و سما سے ہے بالاتر
ہم عاصیوں کے سر پہ جو دامانِ نعت ہے

زادِ حیات ہے کہ یہ بخشش کی ہے سند
دِل میں جو روشنی سی ہے، سامانِ نعت ہے

اے کاش بزمِ خاص میں اِک روز کہہ سکوں
یہ میں ہوں اور یہ مِرا دیوان نعت ہے

یہ شہرِ نُور ہے ، بالائے نُور ہے
شہرِ یقیں پہ جلوۂ ایمانِ نعت ہے

ظُلمت کدہ بھی نُور سے معمُور ہو گیا
یہ سب کَرم ہے اُن کا یہ فیضانِ نعت ہے

قُدسی دُرود پڑھتے ہوئے کہہ رہے تھے شب
تَابِشؔ کمال شمعِ شبستانِ نعت ہے

تَابِشؔ کمال ہم بھی اُسی کارواں میں ہیں
جس کو خُدا کے حکم سے عرفانِ نعت ہے

(بچوں کے لیے)

نُوری دھارے آپؐ کے ہیں
چاند ، ستارے آپؐ کے ہیں

کون ہے مالک آپؐ سوا
سب مہ پارے آپؐ کے ہیں
ساری ہی آیات حُضورؐ !
اصل میں بارے آپؐ کے ہیں

یہ افلاک ، زمیں ، دریا
سارے نظارے آپؐ کے ہیں

میں حسنینؓ کے صدقے جاؤں
راج دُلارے آپؐ کے ہیں

گُل بُوٹے اور کھیت ، چمن
سب فن پارے آپؐ کے ہیں

تاریکی کا خوف ہو کیوں
نُور ستارے آپؐ کے ہیں

اَنت سمندر آپؐ کی ذات
کہاں کنارے آپؐ کے ہیں

میں قُربان صحابہؓ کے
جگمگ تارے آپؐ کے ہیں

تابشؔ پار لگائیں گے
نُور سہارے آپؐ کے ہیں

(بچوں کے لیے)

راہ دِکھاتے پاک محمدؐ
حق بتلاتے پاک محمدؐ

وحی اُترتی تھی جب اُن پر
نُور نہاتے پاک محمدؐ

سب کے رُوح و دِل سہلاتے
آتے جاتے پاک محمدؐ

طائف میں سنگریزے کھا کر
ناں گھبراتے پاک محمدؐ

اُمّی ہو کر بھی قُرآں کی
بات بتاتے پاک محمدؐ

لکھتے تھے سب پاک صحابہؓ
جو فرماتے پاک محمدؐ

وقت نے دیکھا ، اُمت خاطر
اَشک بہاتے پاک محمدؐ

ظُلم وِ ستم تھا ، اور دُعائیں
دیتے جاتے پاک محمدؐ

سب کے ساتھ نِبھاتے جاتے
رشتے ناتے پاک محمدؐ

جاں کے دُشمن کو بھی تابِشؔ
گلے لگاتے پاک محمدؐ

رُوح و دِل میں روشنی کا دَر کھُلا خَیرُالوریٰ
صحنِ طیبہ سے ملی بادِ صَبا خَیرُالوریٰ

ہو اُجاگر، ہو منوّر، ہو مُیسّر دیکھنا
روزِ محشر، رُوئے انورؐ آپؐ کا، خَیرُالوریٰ

خالقِ ارض وسَما نے اِسم کیا کیا رکھ دئے
مُصطفیٰؐ، یا مجُتبیٰؐ، شمس الضحیٰؐ، خَیرُالوریٰ

آپؐ سا آیا نہیں ہے آپؐ سا سایہ نہیں
ایک ہی ختمِ رُسل، آدم سے تا، خَیرُالوریٰ

خالقِ کونین کا احسان ہے تابشؔ کمال
عمُر بھر پڑھتا رہا، لکھتا رہا خَیرُالوریٰ

برنگِ دِگر

دُعا

اَللہ سائیں !

جیون کھیتے کھیتے تھک گئے، ٹوٹ گئے پتوار

پَار لنگھا دے پار

اَللہ سائیں !

چَاروں جانب خُونی لہریں ، ساگر ناہموار

پَار لنگھا دے پار

اَللہ سائیں !

سپنوں بیچ ڈرا دیتے ہیں بھَنور اتے مَنجدھار

پَار لنگھا دے پار

اَللہ سائیں !

دوسری وادی بستی اُس کی ، رَستے میں کُہسار

پَار لنگھا دے پار

اَللہ سائیں !

اَندر اَندر اُگتی جائے اِک اُونچی دیوار

پَار لنگھا دے پار

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(بلحاظِ الفبائی ترتیب درہیئتِ غزل)

ا۔ اَرواح پر، دِلوں پہ حکومت حُضورؐ کی
اَلطاف و مہربانی، عنایت حُضورؐ کی

ب۔ بَدر و حُنین و اُحد میں دیکھے غنیم نے
بے باک طور اور شُجاعت حُضورؐ کی

پ۔ پَت جھڑ سِوا تھا دہر میں دیکھا کسی نے کیا
پیغامِ تازہ لائی وِلادت حُضورؐ کی

ت۔ تِیرہ شبی کا راج تھا ہر سو جہَان میں
تا حشر ہے جہاں میں بصیرت حُضورؐ کی

ٹ۔ ٹہنی پہ پھُول، پھُول میں خُوشبو ہے آپؐ سے
ٹوٹا ہوا یہ چاند اشارت حضورؐ کی

ث۔ ثانی نہیں ہے آپؐ کا ایمان ہے مِرا
ثابت ہے، جَاوداں ہے نبوّت حضورؐ کی

ج۔ جِن و بشر، ملائکہ سب آپؐ کے غُلام
جارُوب کش ہے ساری ہی خلقت حضورؐ کی

چ۔ چاروں طرف ہے نُور کا سیلاب موجزن
چشمِ زماں پہ نقش بصارت حضورؐ کی

ح۔ حَاتم سے لاکھ دستِ کُشادہ جہَان میں
حیرت سے دیکھتے ہیں سَخاوت حضورؐ کی

خ۔ ختمِ رُسُلؐ کی شَان میں ہم کیا رقم کریں
خَالق نے خود بتائی ہے رِفعت حضورؐ کی

د۔ دَاد و عَطا کے باب ہیں دائم کھُلے ہوئے
دائم پکارتی ہے اطاعت حضورؐ کی

ڈ۔ ڈالی نگاہِ پاک تو سورج پلٹ گیا
ڈوبے کو موڑ لانا مشیت حضورؐ کی

ذ۔ ذکر و دُرود جاری ہے کون و مکان میں
ذاتِ اَحد کا حکم، تلاوت حضورؐ کی

ر۔ رونق ہے کائنات کی صدقے میں آپؐ کے
رفتارِ دو جہان، بدولت حضورؐ کی

ز۔ زادِ سفر دُرود کا رکھیئے درونِ دِل
زیبائیٔ خیال ہو عظمت حضورؐ کی

س۔ سرسبز و بامراد ہوں میں صرف اِس لیے
سر پر تنی ہے چادرِ شفقت حضورؐ کی

ش۔ شاۂِ دیارِ پاک کی بزمِ جلیل میں
شَاداب و پرسکون ہے اُمّت حضورؐ کی

ص۔ صَلِّ عَلیٰ کی باس مہکتی ہے سانس میں
صبحِ ازل سے پائی ہے نِگہت حضورؐ کی

ض۔ ضعفِ زباں ہے ورنہ دِکھاتا حروف سے
ضوباریَ حضورؐ ، معیّت حضورؐ کی

ط۔ طاری ہے دِل پہ سوچ کے اِک مُستقل مَلال
طائف کی وادیوں میں وہ حالت حضورؐ کی

ظ۔ ظُلمات سے پناہ کو یومِ نُشور تک
ظاہر میں بھی ہے سب کو ضرورت حضورؐ کی

ع۔ عِلم و عمَل کا کام نہیں ہے صراط پر
عشّاق واسطے ہے شفاعت حضورؐ کی

غ۔ غارِ حرا میں طائرِ سدرہ کی حاضری
غُربت میں غالب آئی شریعت حضورؐ کی

ف۔ فرشِ زمیں پہ عجز کا دامن نہ چھوڑیے
فرمانِ آخریں ہے ، ہدایت حضورؐ کی

ق۔ قُربان اُن کے نام پہ جنؓ کو تمام عمر
قائد ملے حضورؐ سے ، قربت حضورؐ کی

ک۔ کام آئے گا بروزِ حساب آپؐ کا کرم
کربِ اجل میں دل کو عقیدت حضورؐ کی

گ۔ گلہائے نعت دِل میں مہکتے رہیں سدا
گلشن کے پات پات پہ مِدحت حضورؐ کی

ل۔ لازم ہے اِس دیار میں پاکیزگیٔ دِل
لائی ہے اس مقام پہ نِکہت حضورؐ کی

م۔ معلوم کیا ہوں آپؐ کے درجات خَلق کو
مالک ہی جانتا ہے حقیقت حضورؐ کی

ن۔ نعلینِ پاک رات کو تابشؔ عطا ہوئے
نخلِ نصیب میں تھی زیارت حضورؐ کی

و۔ وقتِ وِداع گویا نئی زندگی ملی
وارد ہوئی جو دِل پہ بشارت حضورؐ کی

ہ۔ ہجرِ نبیؐ کو سوچ کے آنکھیں ہیں شبنمی
ہر آن دِل دُکھاتی ہے ہجرت حضورؐ کی

ی۔ یہ التجائے سائلِ تابشؔ کمال ہے
یومِ جزا ہو رُوح کو نِسبت حضورؐ کی

ﷺ

(محمدؐ بن عبداللہ ۔۔۔ در صنعتِ توشیح)

م۔ ملا ہے درسِ حقیقت دیارِ طیبہ سے
ح۔ حَریمِ ذات کو زینت دیارِ طیبہ سے

م۔ متاعِ عمرِ رَواں ہے ثنائے شاہِ جہاںؐ
د۔ دلوں نے پائی یہ دولت دیارِ طیبہ سے

ب۔ بہار آپؐ کے صدقے چمَن میں آتی ہے
ن۔ نگر نگر میں یہ نِکہت دیارِ طیبہ سے

ع۔ عَزیز تر ہے قَرابت ہمیں مدینے کی
ب۔ بَقائے زِیست ہے نسبت دیارِ طیبہ سے

د۔ دِلوں میں مہر و مُحبت کے پھُول کِھلتے ہیں
ا۔ اسیر کیسے ہوں رُخصت دیارِ طیبہ سے

ل۔ لیا ہے خَیر کا صدقہ حُضورؐ سے تابِشؔ
ہ۔ ہوئی ہمیشہ کفَالت دیارِ طیبہ سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(مسدس)

آپؐ وجہِ دو جہاں ، آپؐ شفیعِ محشر

ہم کہاں ، آپؐ کہاں ، آپؐ شفیعِ محشر

آپؐ سردارِ جناں ، آپؐ شفیعِ محشر

لا مکاں اور مکاں ، آپؐ شفیعِ محشر

یہ حقیقت ہے کہ تعریف نہیں ہو سکتی

آپؐ امیں ، آپؐ کی توصیف نہیں ہو سکتی

آپؐ آئے تو زمانے کا مُقدّر چمکا

اسمِ رحمان کی برکات سے ہر گھر چمکا

پیڑ بھی چلنے لگے ، ہاتھ میں کنکر چمکا

تِیرہ و تار جہاں صورتِ گوہر چمکا

ہر طرف حُسن و مروّت کی ہوا چلنے لگی

باغِ اِحساس کِھلا ، تازہ صَبا چلنے لگی

مہر و ماہتاب، دمکتے ہوئے چھت پر تارے
شہرِ طیبہ میں کھڑے لوگ وہ پیارے پیارے
کوئی عاجز، کوئی مجبور، وہ غم کے مارے
مِل کے تکتے تھے حضورؐ آپؐ کا رستہ سارے

آپؐ کی دید سے ناشاد سبھی شاد ہوئے
آپؐ کے فیض سے ویران بھی آباد ہوئے

نُور کی سمت سفینہ ہے حضورِ عالیؐ
رشکِ فردوس مدینہ ہے حضورِ عالیؐ
آپؐ سے حرف نگینہ ہے حضورِ عالیؐ
دہر میں یہ جو قرینہ ہے حضورِ عالیؐ

سب کا سب آپؐ کے صدقے میں ملا کرتا ہے
اسمِ احمدؐ سے ہی ہر پھول کِھلا کرتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یاد جس کو بھی کبھی عالی جنابؐ آتے ہیں
ذہن میں عشق و عقیدت کے نصاب آتے ہیں
ہر سوالی کو بہر طور جواب آتے ہیں
جس قدر پڑھیے دُرود اتنے گلُاب آتے ہیں

بابِ فیضان ، درِ جُود و سخَا کھُلتا ہے
انؐ کی خدمت میں اگر ہوں تو خُدا کھُلتا ہے

نامِ نامی سے دِل و جاں میں اُجالے آئے
اَمن کے ، پیار کے شاداب حوالے آئے
کھِل اُٹھے رُوئے سیاہ ، دیکھنے والے آئے
جو سفیدوں کے تھے سُلطان ، وہ کالے آئے

وہ اذاں دینے کو منبر پہ بلالؓ آئے ہیں
ڈوبتے ڈوبتے سُورج کو نکال آئے ہیں

میری اوقات ، مِری ذات عطا ہے آقاؐ
یہ جو ہر بات کا انداز جُدا ہے آقاؐ
میرے چوگرد جو میلہ سا لگا ہے آقاؐ
آپؐ کے نام کی برکت سے ملا ہے آقاؐ

گوشۂ باغ☆ رہے آپؐ کی لَو سے آباد
یہ گُلستان ہے بس آپؐ کی ضَو سے آباد

☆ ''گوشۂ باغ''۔۔۔شاعر کی رہائش گاہ

(مسدس)

توصیف ہو کیا مجھ سے مِرے شاہِ اممؐ کی
کیا کم ہے پئے مدح طبیعت میری چمکی
میرے لیے یہ بات ہے اِک ناز و نعم کی
میں کس کو کہوں اپنی کتھا رنج و اَلم کی

میرے لیے وہ ذات ہے کعبہ بھی ، یقیں بھی
ہے اُنؐ کے سبب خلق میں یہ مذہب و دیں بھی

پائی ہے اُسی نام سے خُوشبُوئے تمنا
روشن ہے اُسی خواب سے یہ رُوئے تمنا
بہتی ہے ہر اِک آن مِری جُوئے تمنا
تابِش میں رواں ہوں سرِ کُوئے تمنا

وَجداں کو ضرورت ہے پھر اِک موجِ جنوں کی
محتاج ہے پھر طبع کسی سوزِ دروں کی

یہ سوچنے ، لکھنے کا عمل اُنؐ کی عطا ہے
اُنؐ ہی سے تو معلوم ہوا ایک خُدا ہے
بتلایا ہے سرکارؐ نے دُنیا کو فنا ہے
جو اُنؐ کا ہے اُس کے لیے عقبیٰ میں بَقا ہے

جو سب کی خَطا بخش دیں سرکارؐ وہی ہیں
آیات و احادیث تو خود بول رہی ہیں

حاصل ہے مِری عُمر کا یہ عشق و محُبت
اِک چھَب سے ہے آباد مِرا خَانہء اُلفت
ہے دل پہ مِرے نقُش بس اِک مُہرِ عقیدت
اُس در ہی کے صدقے میں ملی ہے یہ ولایت

اِک آس کا دامان مِرا رختِ سفر ہے
جس حال میں بھی ہوں مِرے آقاؐ کو خبر ہے

لہراتا ہوا دہر میں پرچم ہے اُنہیؐ کا
یہ سلسلہ اُنؐ کا ہے ، یہ عالم ہے اُنہیؐ کا
ہر ذی نفس اُنؐ کا ہے کہ ہر دَم ہے اُنہیؐ کا
ہر پھُول کی بُو ، قطرۂ شبنم ہے اُنہیؐ کا

خیرات زمانے کو ملی آپؐ کے گھر سے
خالی نہیں پلٹا کوئی سرکارؐ کے دَر سے

یہ فیض ہے اُنؐ کا کہ معطر ہے مِرا گھر
کیا نُورِ محبت سے اُجاگر ہے مِرا گھر
اِک اوجِ ثریا کے برابر ہے مِرا گھر
تابشؔ یہ کرم ہے کہ مِرا گھر ہے مِرا گھر

سرکارؐ کے صدقے ہی یہاں پھُول کھِلے ہیں
یہ اُنؐ کی توجہ ہے کہ دِل ، دِل سے ملے ہیں

نعتیہ گیت

چَندا کی لَو، پھُولوں کا نم صَلّ اللہ علیہ وسلّم
دِل پر ہلکی ہلکی شبنم صَلّ اللہ علیہ وسلّم

اَللہ سائیں پاک گواہی، سَدا جئیں گے سچ کے راہی
اے میری سانسوں کے محرم صَلّ اللہ علیہ وسلّم

میرے دوارے آئیں نبیؐ جی، میرا مان بڑھائیں نبیؐ جی
کوئی دوا اور کوئی بھی دَم، صَلّ اللہ علیہ وسلّم

ہستی قصّہ ہے طولانی ، آپؐ کا گھر اور در لاثانی
آپؐ کے ساتھ ہیں خُوشیاں اور غَم ، صَل اللہ علیہ وسلّم

سانسوں سانسوں بہتے جائیں ، خاموشی سے کہتے جائیں
دِل اور دریا دونوں باہم ، صَل اللہ علیہ وسلّم

کوسوں دور ہے اِک دن میلہ صدیوں کا رس اِک البیلا
زخموں اور دکھوں کا مرہم ، صَل اللہ علیہ وسلّم

موری بنتی ایک نبیؐ جی ، موری گنتی ایک نبیؐ جی
تابِشؔ ایک ہی در ہے محکم ، صَل اللہ علیہ وسلّم

نعتیہ گیت

مورے آنگن نُور اُترا ہے میں واری جاؤں محمدؐ
کعبہ پہ سُرور اُترا ہے میں واری جاؤں محمدؐ

لشکارے مارے مکّہ ، مہکاراں باگیں باگیں
پیڑوں پر بُور اُترا ہے میں واری جاؤں محمدؐ

ما اَحسَنکَ دی سیرت ، ما اَجمَلکَ دی صُورت
دُنیا پہ شعُور اُترا ہے میں واری جاؤں محمدؐ

میں صدقے جاں اوہ سوہنا مینڈا ماہی تے من موہنا
دیکھو کہ حضور اُترا ہے میں واری جاواں محمدؐ

مہاڑی آس تساں نیں پلے ، چن چھاویں چھاویں چلے
اِک نُور ظہور اُترا ہے میں واری جاواں محمدؐ

سبحان اللہ ذی اُسریٰ آقائے ما و دُنیا
اک چانن پور اُترا ہے میں واری جاواں محمدؐ

اے ماہِ جمالِ گردوں ، اے میرے خیالِ امکاں
کیا نُوری طور اُترا ہے میں واری جاواں محمدؐ

مینڈے ماپیو صدقے تابشؔ مینڈی آل اولاد وی واری
مینڈے ویہڑیوں دور اُترا ہے میں واری جاواں محمدؐ

نعتیہ گیت

میں عُمر گزار آیا

فردوس فضاؤں میں، خوش رنگ ہواؤں میں
ہر بات سُنہری تھی، جو رُوح میں ٹھہری تھی
اِیمان کے کاسے میں، چاہت کے اثاثے میں
سب پیار کے موتی تھے، رضواں کے دلاسے میں
میں ساری دُعاؤں کو، اُس پار اُتار آیا
میں عُمر گزار آیا

یوں عام ہوئی رحمت

اب کوئی نہیں حسرت

بارانِ کرم برسا جیسے کہ کوئی آیت

کیا سَر کو اٹھاتا میں، کیا تاب تھی، کیا جرأت

توفیق ملی اتنی، سرِ عشق پہ وار آیا

میں عُمر گزار آیا

وہ دَر ہے، درِ بخشش، صدمہ نہ کوئی رنجش

اُن سبز فضاؤں میں پوری ہوئی ہر خواہش

اب دل میں نہیں سوزش، صد شکر کہ میں تابِش

سجدوں کی تمازت سے، دُنیا ہی کو مار آیا

میں عُمر گزار آیا

نعتیہ گیت

رنگ نہائے دُھوپ

خاک افلاک میں نُور کی ہولی جاری ہے

گونج رہا ہے عالم عالم اور سنّاٹا طاری ہے

اِک مہمان کی سیوا کارن یہ ساری تیاری ہے

نُور کا شیتل رُوپ

رنگ نہائے دُھوپ

پنکھ پسارے آتے جاتے ہیں عَرشوں کے ہنس
حسرت مارا دیکھ رہا ہے اُن کو سورج بنس
آج کی رات ہوئے جبریلؑ جہانوں کے ہر بنس

رُوپ چڑھا بہروپ
رنگ نہائے دُھوپ

تَارے چھُپ چھُپ دیکھ رہے ہیں اب دھرتی کی اور
اِک دوجے کی چونچیں چومیں سارے مور چکور
عَرشوں فرشوں پھیل گیا ہے خَیر کا سچّا دور
نُور کا اَنت سروپ
رنگ نہائے دُھوپ

(ریختائی رنگ)

موری رکھیو لاج محمدؐ کملی والے
تورے سر جگ تاج محمدؐ کملی والے

اپنے نواسوں کے ناؤں کی رکھشا دے دو
اے سورج سوراج محمدؐ کملی والے

موری ناؤ پار لگا دو ماجھی سائیں
ہمرے تم مہاراج محمدؐ کملی والے

پریت پریم کا مینہ برسا دو بھوکوں خاطر
پڑتا رہے اناج محمدؐ کملی والے

ورشا دے دو ہم سوکھے ہیں اور بھوکے ہیں
کوئی دوا، علاج محمدؐ کملی والے

سوندھے، سندر سائیں ہم تو ناکارے ہیں
آپؐ سنوارو کاج محمدؐ کملی والے

سونی جھولی کیوں جائیں ہم دنیا جانب
کرم کما دو آج محمدؐ کملی والے

کوئی مرہم، کوئی پھاہا، کوئی دارو
جگ پر تورا راج محمدؐ کملی والے

مجلوموں کی گُن لو سائیں، سُن لو سائیں
بھیڑے رِیت رواج محمدؐ کملی والے

ڈھیر دُرود اور اَنت سلامی بھیجے تابشؔ
اے صاحبِ معراج محمدؐ کملی والے

صدا کے بغیر

میم کا اِذن ہے
یہ مُسافت، لطائف، تحائف، دُعا
میم کا اِذن ہے
آسماں آسماں آتے جاتے ہوئے مجھ کو احساس تھا
میرے سر پر کوئی ہاتھ ہے
کوئی نوری کفِ دست
جس پر دھرے ہیں زمانوں کے اَسرار،
آتی رُتوں، وقت کے زاویے،
گزری گھڑیوں کی ہر داستاں
میں سہولت سے چلتا رہا
جیسے کوئی ہنڈولا صَدا کے بغیر آسمانوں سے آگے
اَبد کی حدوں سمت جاتا رہے
آنے جانے کے سب مرحلے لحنِ داؤدؑ کے ساتھ کٹتے رہے
میم کا اِذن تھا
اُس تحیّر کدے میں جہاں آدمی کا گزر تک نہیں
ذکرِ صَلِّ علیٰ میری تعظیم کا اِذن تھا
میم کا اِذن تھا

ﷺ

احسان

اِحساس کے آنگن میں

آنکھوں کے دریچوں میں

پھرتی ہیں وہی شکلیں

روشن ہیں وہی منظر

جو رحمتِ باری سے

جو احمدِ مُرسلؐ کے

صَدقے میں کھُلے مجھ پر

وہ نُور کے ہلکورے

مَرمَر سے سجے تختے
واللّیل کے وہ جھولے
اِس دِل کو نہیں بھولے
لوٹ آیا مگر اب تک
دل نُور کی وادی میں
رقصندہ و شَاداں ہے
یہ حُسن کا فیضاں ہے
یہ عِشق کا احساں ہے
اِحساس کے آنگن میں
ایمان کی کیاری میں
خُوشبُو کے ہنڈولے ہیں

ﷺ

اَلحمد

فلک پہ ماہتاب تھا، زمیں پر

کھجور، زیتون، شہد، پانی

ہر ایک نعمت تھی زندگی میں

حِرا و ثور و اُحد تھے ویسے ہی

جیسے اب ہیں،

خُدا کے گھر پر سبھی کا حق تھا

مگر عجب تھا

کہ روشنی کے ہر اِک جزیرے پہ تیرگی تھی
ہوائیں نا مہرباں تھیں ساری
کرم کی بارش ہوئی تو دل کے
سبھی دریچے، تمام قریے مہکتے دیکھے
زمیں کے جوہر چمکتے دیکھے
تمام پتھر کسی ہُنرتاب مُشت میں بولنے لگے ہیں
تمام گُل اپنا زر اٹھائے ہوئے اُسی سَمت دیکھتے ہیں
جو رنگ و خُوشبُو کی راز داں ہے
مِرے مقدّر کا نُور سارا
دِلوں، دِیوں میں بجُھی ہوئی لَو جگانے والے
حُضورؐ میرے، حرا سے تابِشِ کمال اِک دن
اُتر کے آئے تو ساتھ لائے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لَا تَسْئَلُوا

یہاں سوال مت کرو

یہ بارگاہِ مُستجاب، ہر یقین

ہر دُعا سے ہے وَرا

یہاں سے دور ہر دُعا

ہر التجا وفُور لے کے آئی ہے

یہ قصر، فخرِ سروراںؐ

یہ مرکزِ حبیبِ ربِ دو جہاںؐ

سوال کی جگہ نہیں

یہاں تو نور نُور دِل ہے مرتبے کا راستہ

یہاں گدا و شَاہ سب شکستہ پا نصیب لینے آئے ہیں

میں دِل زدہ بھی اپنے ساتھ عشق لے کے آ گیا

آپؐ کی نگاہِ خیر سے مراد پا گیا

ثنا و مدح کے گُلاب جب لبوں پہ کِھل اُٹھے

تو آئینوں کی تاب ماند پڑ گئی

تو باغ کی تمام خوشبوؤں کو مات ہو گئی

اِک آرزوئے موت پھر مِری حیات ہو گئی

وہ تازگی عطا ہوئی کہ روشنی بھی قرض مانگنے لگی

نگاہ پر جو بار تھا، اِک آن میں اتر گیا

جو تِیرگی تھی چھٹ گئی

دِلوں میں نُور بھر گیا

صَدا سُنائی دی، یہاں پہ مانگنے سے قبل ہی

عَطا کا در ملے گا وا

یہاں سوال مت کرو

نعتیہ ماہیے

۱۔ کیا اسمِ مُحمدؐ ہے
خُوشبُو ہے مدینے میں
یہ جسمِ مُحمدؐ ہے

۲۔ دیوار میں دَر آیا
جب نام لیا اُنؐ کا
کعبہ میرے گھر آیا

۳۔ دم ساز مُحمدؐ کی
روشن سینے میں
آواز مُحمدؐ کی

۴۔ یک بار خُدا بولا
صحرا کی خموشی میں
جب صَلِّ عَلیٰ بولا

۵۔ قُربان مَدینے پر
حَاضر ہیں حضُوری میں
دِل جَان مَدینے پر

۶۔ دیوانوں سے کیا باتیں
کیں شمعِ نبوّتؐ نے
پروانوں سے کیا باتیں

۷۔ جب یاد حرا آئے
آنکھوں کے تصوّر میں
اقرأ کی صَدا آئے

۸۔ قُرآن ملا اُنؐ سے
اِنسان کو جینے کا
سَامان ملا اُنؐ سے

۹۔ آثار کھجوروں کے
کب پیڑ بتاتے ہیں
آزار کھجوروں کے

۱۰۔ طائف کی ہوا آئی
سرکارؐ کی رحمت سے
آوازِ دُعا آئی

۱۱۔ ہمدرد مُحمدؐ کے
ہر ایک نے بانٹے تھے
دکھ درد مُحمدؐ کے

۱۲۔ اَنوار کا کیا کہنا

ہر شَام سویرا ہے

سرکارؐ کا کیا کہنا

۱۳۔ راتیں شہِ عالیؐ کی

اب کچھ سمجھ آتی ہیں

باتیں شہِ عالیؐ کی

۱۴۔ آزار نہ یوں ہوتے

رک جاتے مدینے میں

اَدبار نہ یوں ہوتے

۱۵۔ کیا اُنؐ کی کریمی ہے

دشمن کو دُعائیں دیں

کیا طبعِ حلیمی ہے

۱۶۔ سَنسار تمام اُنؐ کا
دشمن پہ وا تَابِشؔ
دربار تمام اُنؐ کا

۱۷۔ جبریلِ امیںؑ آئے
سرکارؐ کی مدحت کا
پھر کیوں نہ یقیں آئے

۱۸۔ دشمن کو دعائیں دیں
صحرائے عرب میں بھی
پرکیف ہوائیں دیں

۱۹۔ ڈھلتے ہوئے آنسو سے
ہم آپؐ تلک پہنچے
بس آپؐ کی خُوشبو سے

۲۰ ۔ یہ ایک کہانی ہے
اِس دل میں محمدؐ کی
تصویر سُہانی ہے

۲۱۔ ذرّہ ہے تجسّس کا
آقاؐ نے بھرم رکھا
تابِشؔ کے تخلص کا

۲۲۔ سرکار محمدؐ نے
اُمّت کے لئے جھیلے
آزار محمدؐ نے

گلہائے تاریخ

۱: مِیلادالنّبیؐ

جہاں میں آپؐ سے پہلے خزاں تھی جہل تھا اور کُفر
شعُورِ حُسن رہ آیا تو منزل ہی سے آیا ہے
بہاریں قطعہ ہے تابِشِ محمُدؐ کی وِلادت کا
"پیامِ فصلِ گُل، انسانِ کامل ہی" سے آیا ہے

۵۷۱ء

۲: اُمِ رسول حضرت آمنہؓ
(سالِ رحلت)

حضورؐ والدہؑ ماجدہ گزر گئی ہیں
پہ اُن کا قطعۂ تاریخ کب کہا جائے
زباں سے بات یہ نکلی تو اِک صدا آئی
"ودارِع مادرِ عالی نسبؐ کہا" جائے

۵۷۵ء

۳: عروسِ ہادیٔ اکرمؐ

(در صنعتِ غیر منقوط)

ہوئے ہم سارے کے سارے گدائے احمدِ مرسلؐ
حرا سے مل گئی راہِ عطائے احمدِ مرسلؐ
ہوا امرِ الٰہی سو وحی آئی محمدؐ کو
"عروسِ حکیمِ کُل عالم" ولائے احمدِ مرسلؐ

۵۹۵ء

۴: پہلی وحی

آپؐ آسماں مآب ہیں، عالی ہے ہر صِفت
روشن ہوئی ہے آیتِ اقراء کی ہر جِہت
تاریخِ وحی میں نے کہی ہے بہر کمال
"پہلا پیام طائرِ سدرہ کی" معرفت

۶۱۰ء

۵: اعلانِ نبوّت

آپؐ کے چالیس برسوں کی کمائی مرحبا
آپؐ ہیں تاجِ نبوّت، آپؐ ختم الانبیاء
تابِشؔ اعلانِ نبوّت کی یہی تاریخ ہے
"انکشافِ احمدِ حق" بابِ اقرأ سے ہوا

۶۱۳ء

۶: شقّ القمر

مُوَدت سے تابِشؔ نکالا ہے سال
کہا جو نبیؐ نے وہ برحق ہوا
"کہا انقسامِ قمر" آپؐ نے
جو انگشت پھیری، قمر شق ہوا

۶۱۸ء

۷: مِعراج شَریف

سرورِ انبیاءؑ کو فلک پر بلایا تھا اللہ نے
رتبۂ ختمِ مُرسل ہوا اور بھی کچھ بلند ایک شَب
غیب سے آئی تاریخِ معراج تابِشؔ کمال ایک دن
کُھل گئے ”رازِ معبود و محبوبِ عالی پسند“ ایک شب

۶۲۱ء

۸: ہجرتِ مدینہ

مکی سبھی ہو گئے دشمن ماہِ تمامؐ
شہرِ مدینہ ہوا مسکن ماہِ تمامؐ
تابِشؔ اب ایسے ہوئی ہجرتِ تاریخِ ماہ
ہم نے پکڑ ہی لیا ”دامن ماہِ تمامؐ“

۶۲۲ء

۹: غزوۂ بدر

گو مُقابل کی بڑی تعداد سے کم تھے مگر
لڑ رہے تھے جنگ کے میدان میں سینہ سپر
تین سو تیرہ کو تابِش پیش کرتا ہوں سلام
لائے "قاصد رزم گاہِ حق و باطل" کی خبر

۶۲۴ء

۱۰: فتحِ مکہ

فاتح کے طور پر آئے ہیں دُرِ یتیم پھر
مکہ میں لوٹ آئے رُسولِ کریم ﷺ پھر
"روشن دلیل" دہر پہ تابِش عیاں ہوئی
خوش ہو گیا خُدائے علی العظیم پھر

۶۳۰ء
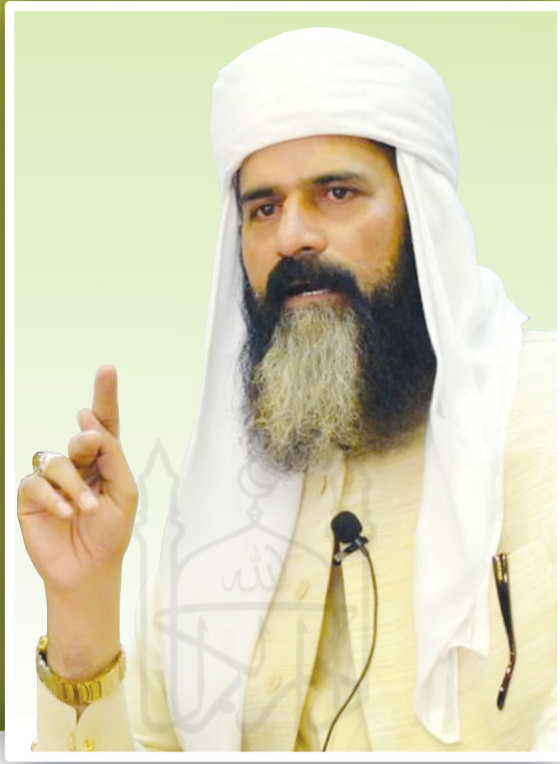
عصرِ حاضر میں تابش کمال خانقاہی سلسلوں سے متعلق ان محدودے چند شعراء سے تعلق رکھتے ہیں جو روائتی اسالیب کا خول توڑ کر جدید طرزِ احساس سے ہمرشتہ ہونے میں کامیاب رہے ہیں۔ یہ ابتدا ہی میں ادبی حلقوں سے اُن کی گہری وابستگی کا ثمر ہے۔ اُردو غزل اور نظم دونوں اصناف میں اُن کا جو شعری جوہر معیاری قارئین کی توجہ کا مرکز بنا، وہ ان کی نعت گوئی میں بھی بھرپور انداز سے بروئے کار آیا ہے۔ ایک جینوئن تخلیقی شاعر اپنی تقدیسی شاعری کو بھی محض عقیدے اور روائتی عقیدت تک محدود نہیں رکھتا، حضوؐر سے ایک زندہ تخلیقی و جمالیاتی تعلق پیدا کرتا اور اس نواح میں بھی اپنے فکر و احساس کو شعری واردات کی صُورت جیتا اور لفظوں میں تصویر تا ہے۔ اس اعتبار سے تابش کمال نے بھی اپنی سطحِ شعر و شعور کو قائم و برقرار رکھا ہے اور اُن کی کہی ہوئی نعتوں میں خیال و اظہار کی بالیدگی ایک ارتفاعی شان کو چھُوتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ امید ہے کہ اس مجموعے کی برکات اُن کی آئندہ شاعری کو عرفان و بیان کی مزید رفعتوں سے آشنا کریں گی۔

جلیل عالیؔ